۷۸۶

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا

بر ذکر ولادت باسعادت سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات

المسمّٰی بہ

بیان المیلاد النّبوی

لِلمُحَدِّث ابنِ الجوزی

یعنی از تصنیف

علامہ ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی محدث :- المتولد ۵۱۰ھ المتوفی ۵۹۷ھ

مترجمہ

فاضل جلیل علامہ مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی (کاکاخیل)

ناشر

ادارہ نعیمیہ رضویہ سوادِ اعظم موچی گیٹ لال کھوہ لاہور

مطبوعہ نعیمی پرنٹنگ پریس

قیمت آٹھ آنے

۱۳۵۸۹ بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي ابرز من غرة عروس الحضرة صبحا مستنيرا
واطلع في افلاك الكمال من بروج الجمال شمسا وقمرا
منيرا واخرج من جلال اشجار الفتوة ثمر النبوة
ولم يجعل له للعالمين نظيرا + ورفع رايات الابدية
بظهور الولاية المحمدية فمن سار تحتها كان
مؤيدا منصورا + وكمل السعود باشرف مولود
حوى شرفا وفضلا غزيرا واخذ له العهود على سائر
مخلوقات الوجود تعظيما له وتوقيرا فسبحان من
صوره فاحسنه تصويرا وصانه من الرجس وحماه
من الدنس وطهره تطهيرا واختار لجلال كمال طلعته
من الامهات بطونا كما اختار لدرة بهجته من الاباء
ظهورا وجعلها لصون صدف جوهرة نفسه النفيسة
الزكية بحورا ونقله الى اصلاب الانبياء فغدا كل واحد
منهم الى ربه مستجيرا فادم تيب عليه وادريس بسببه
رفعه اليه ونوح به في الفلك توسل ويونس في
الدعاء عليه عول والخليل به تشفع وايوب به تضرع
وموسى اعلم قومه بمكانه وسأل ربه ان يكون من
امته وله وزيرا وعيسى بشر بوجوده وطلب المهلة الى
اوان وروده واراد ان يكون له نصيرا والاحبار بما
اخبرت والرهبان بظهوره بشرت والهواتف بذكره
هتفت والجن برسالته امنت والايات باسمه نطقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہر قسم کی حمد و ستائش کے لائق ہے جس نے اپنی شانِ احدیت کے پرتو جمال سے روشن صبح ظاہر فرمائی اور بروج انوار سے کمال کے آسمانوں پر چاند و سورج تاباں فرمائے۔ اور شجاعت و بسالت کے جلیل المرتبت درختوں سے نبوت کا ایسا پھل نکالا جس کا سایہ جہان میں کوئی نظیر و مثیل نہیں۔ اور سطوت و ہیبت محمدیہ (صلوات اللہ علیہ) کے ظہور سے ابدیت کے جھنڈوں کو سربلند فرمایا۔ لہٰذا جو اس کے زیرِ سایہ چلا وہ تائید یافتہ اور منصور و مظفر رہا۔ اور تمام عزت آور شخصوں کو ایسے مکرم و مشرف کی ولادت سے مکمل فرمایا جو شرافت اور فضلِ کثیر کے حاوی ہیں۔ یہ وہ مولودِ مسعود ہے جس کے لیے عالمِ وجود میں تمام مخلوقات سے تعظیم و توقیر کا عہد و پیمان لیا۔ لہٰذا وہ ذات مقدس پاک ہے جس نے انہیں بہترین صورت سے پیدا فرمایا اور انہیں ہر قسم کی آلائشوں سے محفوظ رکھا اور ہر غل و غش سے بچایا اور انہیں انتہائی پاک و ستھرا بنایا۔ اور ان کی جلالت والی طلعتِ کمال کے لیے ان کی ماؤں کے شکموں کو پسندیدہ اور خاص بنایا۔ جس طرح ان کے آباؤ اجداد کے اصلاب کو دل پسند موتی کی مانند برگزیدہ بنایا۔ اور ان اصلاب کو ان کے نفیس و پاکیزہ وجود کے صدف کی حفاظت کرنے والے دریا قرار دیئے۔ پھر وہ یکے بعد دیگرے نبیوں کی صلبوں میں منتقل ہوتے رہے اور ہر ایک نبی نے اپنے رب کے حضور (اس نورِ محمدی سے) توسل کر کے پناہ مانگتے رہے۔ چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ انہیں کے وسیلہ سے قبول ہوئی اور حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں کی وجہ سے مقامِ بلند میں رفیع کیا گیا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام انہیں کو شفیع لائے اور

والاسرۃ بملوکها تزلزلت وبحیرۃ ساوۃ عند ولادتہ غارت
وفاض وادی سماوۃ وکم من عین نبعت وفارت وانشق ایوان
کسریٰ وشرفاتہ تناثرت وملائکۃ السموات السبع تباشرت
والسماء بنورہا حرست والشہب الثواقب لمسترق السمع
رجمت وابلیس نادی علی نفسہ یا ویلاہ وثبورا ووضعتہ امہ
امنۃ مختونا مکحولا مطیبا مسرورا وہو ساجد عند وضعہ
رافعا باصبعہ الی السماء مشیرا وحملہ جبرئیل وتبرک
بہ اسرافیل وحفت بہ الملائکۃ بالتکبیر والتہلیل وکلہ
ابتہج بجمال طلعتہ فرحا وسرورا ورقص الکون فرحا
وماج مرحا واہتز العرش لیلۃ میلادہ وتجلی الحق علی
عبادہ وجبر کسیرا واغنی فقیرا وشرفہ بمحاسن اوصافہ
توراۃ وانجیلا وفرقانا وزبورا فنادی المنادی قد ولد
الحبیب الہادی الذی من صلی علیہ مرۃ صلی اللہ علیہ
بہا عشرا وما عفلہ اجورا ونادی العلی الاعلی یا ایہا
النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا

صبح الہدیٰ ملاء الوجود سرورا — لما بدا وجہ الحبیب منیرا

ہدایت کی صبح نے دنیا کو خوشی سے بھر دیا — جب حبیب خدا کے نورانی چہرے نے ظہور فر(مایا)

طلعت یا شہر الربیع مشرفا — بدرا یفوق مع الجمال بدورا

اے ماہ ربیع الاول تو نے ایسا مشرف ماہتاب طلوع کیا — جو اپنے حسن وجمال سے تمام ماہتابوں پر فائق

واتی النسیم معطرا ومبشرا — بقدوم احمد للانام نذیرا

نسیم صبح نے خوشبو پھیلا کر مخلوق خدا کو بشارت دینے
والے اور ڈر سنانے والے احمد مجتبیٰ کی تشریف آوری کی خبر دی

اور بادشاہوں کے شہ نشینوں میں زلزلہ پڑا اور دریائے ساوہ آپ کی ولادت کے وقت خشک ہو گیا اور دریائے سماوہ جو پہلے سے خشک تھا بوقت ولادت جاری ہو گیا۔ بکثرت چشمے جاری ہوئے اور جوش مارنے لگا۔ شاہِ فارس کا محل پھٹ گیا۔ اور اس کے کنگرے گر پڑے۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں نے خوشیاں منائیں اور آپ کے نور سے فضائے آسمانی بھر گئی۔ اور شہاب ثاقب نے چھپ کر سننے والے (سرکش شیاطین و جنات) کو سنگسار کیا۔ اور خود ابلیس نے اپنے اوپر یا ویلا یا ثبورا (اے میری خرابی اے میری تباہی) کا شور مچایا۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ختنہ کردہ، آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا۔ خوشبوؤں میں بسا ہوا اور خوش و خرم تولد کیا۔ بوقت ولادت آپ کی حالت یہ تھی کہ آپ سر بسجود اور آسمان کی طرف اپنی انگشت مبارک اٹھائے ہوئے اشارہ کر رہے تھے حضرت جبریل نے آپ کو اٹھایا اور اسرافیل نے آپ سے برکت لی اور فرشتوں نے تکبیر و تہلیل کے ساتھ آپ کو جھرمٹ میں لے لیا اور سب ہی آپ کے حسن و جمال سے مسرور اور باغ باغ ہو رہے تھے اور دنیا خوش ہو کر جھومنے لگی۔ مسرت و انبساط کا اظہار کیا اور آپ کی شب ولادت عرش الٰہی میں جنبش ہوئی اور تجلی حق اپنے بندوں پر جلوہ ریز ہوئی۔ اُن کی شکستہ دلی کو دور کر کے فقیر کو غنی کیا اور آپ کے اوصاف حسنہ سے توریت و انجیل اور فرقان و زبور کو مشرف فرمایا۔ اور پکارنے والے نے پکارا کہ "بلاشبہ اللہ کے حبیب نے تولد فرمایا جو ایسا ہدایت کرنے والا ہے جس نے آپ پر ایک دفعہ درود و سلام پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس گنا رحمت اور بے حساب اجر و ثواب عنایت فرمائے گا اور خود علی اعلیٰ یعنی ذات باری تعالیٰ نے فرمایا۔ اے نبی ہم نے آپ کو شاہدؐ (حاضر و ناظر) بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا رسول بھیجا۔

لَمَّا بَدَا وَجْهُ الْحَبِیْبِ تَهَلَّلَتْ — كُلُّ الْبِقَاعِ وَقَدْ نَطَقْنَ شُكُوْرًا

حبیب خدا کے چہرۂ انور نے جب ظہور فرمایا تو — روئے زمین کا ہر حصہ شکر الٰہی میں گویا ہوا

وَالْحُوْرُ فِیْ غُرَفِ الْجِنَانِ تَبَاشَرَتْ — وَقَضَتْ بِمِیْلَادِ الْبَشِیْرِ نُذُوْرًا

جنتی حوروں نے جنت میں خوشیاں منائیں — اور حضور کی ولادت پر انہوں نے نذریں گزاریں

فِیْ كُلِّ عَصْرٍ ذِكْرُهٗ مُتَوَاتِرٌ — اَنْ سَوْفَ یَظْهَرُ هَادِیًا وَّنَذِیْرًا

ہر زمانہ میں آپکی ولادت کی محفلیں متواتر ہوتی رہیں — کہ بہت جلد آپ ہادی ناصر بنکر ظہور فرمانے والے ہیں

اَحْبَارُ اَخْبَارِ الْكِتَابِ تَظَاهَرَتْ — وَلَقَدْ اَبَانَ بِسِرِّ ذَاكَ بَحِیْرَا

کتب سماوی کے علماء برابر خبریں دیتے رہیں — اور بلا شبہ بحیرہ راہب نے بھی اس مخفی خزانے کی خبر دی

اَللّٰهُ شَرَّفَ اَحْمَدًا ذِكْرًا اسْمَهٗ — وَحَبَاهُ فَضْلًا فِی الْاَنَامِ كَثِیْرًا

اللہ تعالے نے احمد مجتبیٰ کے نام کے ذکر کو مشرف فرمایا۔ — اور آپ کے سارے جہان میں بڑی بزرگی عطا فرمائی۔

هُوَ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ حَقًّا لَا یُرٰی — اَبَدًا لَّهٗ فِی الْعَالَمِیْنَ نَظِیْرًا

حق یہ ہے کہ آپ دونوں جہان کے ایسے سردار ہیں جن کا دونوں جہان میں کوئی نظیر کبھی نہ دیکھا گیا۔

لَمَّا تَشَفَّعَ اٰدَمٌ بِمُحَمَّدٍ — غَفَرَ الْاِلٰهُ لَهٗ وَكَانَ غَفُوْرًا

جب آدم نے محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے وسیلے سے شفاعت مانگی تو خدا نے انہیں بخشدیا وہ بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

وَكَذَاكَ نُوْحٌ فِی السَّفِیْنَةِ قَدْ نَجَا — مِنْ یُمْنِهٖ فَاسْاَلْ بِذَاكَ خَبِیْرًا

اسیطرح آپکے وسیلہ سے نوح نے کشتی میں نجات پائی طوفان سے تم کسی بھی باخبر سے پوچھ لو

نَارُ الْخَلِیْلِ بِاَحْمَدَ قَدْ اُخْمِدَتْ — لَوْلَاهُ زَادَتْ فِی الْوُقُوْدِ سَعِیْرًا

حضرت خلیل کے لیے نار نمرود، حضور ہی کے طفیل ٹھنڈی کی گئی اگر آپ نہ ہوتے تو وہ آگ اور زیادہ بھڑکتی۔

لَوْلَاهُ مَا خُلِقَ الْوُجُوْدُ بِاَسْرِهٖ هٰذَا الْفَخَارُ وَلَا اَقُوْلُ نَكِيْرًا

اگر آپ نہ ہوتے تو یہ ساری دنیا ہی نہ پیدا کیجاتی۔ یہ فخر کی بات ہے یہ میں انکار کی بات نہیں کہہ رہا

بُشْرَاكُمْ يَا اُمَّةَ الْهَادِىْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَنَّةً وَّحَرِيْرًا

ایسی ہدایت کرنے والے نبی کی امت! تمہیں مبارک ہو۔ بروز قیامت آپ ہی کے طفیل جنت اور ریشمی پوشاک ہے۔

فُضِّلْتُمْ حَقًّا بِاَشْرَفِ مُرْسَلٍ خَيْرَ الْبَرِيَّةِ بَادِيًا وَّحَضُوْرًا

تم بجا طور پر افضل الرسل کے ذریعہ بزرگ تر بنائے گئے تم ہی بہترین مخلوق ہو خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔

صَلّٰى عَلَيْهِ اللّٰهُ رَبِّىْ دَائِمًا مَادَامَتِ الدُّنْيَا وَزَادَ كَثِيْرًا

میرا رب اللہ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل کرے جبتک یہ دنیا ہے آپ پر رحمتیں ہی زیادہ فرمائے۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى

يَا اَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا اَىْ شَاهِدَ الرُّسُلِ بِالتَّبْلِيْغِ وَمُبَشِّرًا الْمُؤْمِنَ وَنَذِيْرًا لِمَنْ كَذَّبَ بِالنَّارِ۔

اے نبی ہم نے آپ کو شاہد یعنی رسولوں کی تبلیغ کی شہادت دینے والا اور مبشر یعنی جو ایمان لائے اسے جنت کی بشارت دینے والا اور نذیر یعنی جھٹلانے والے کے لیے دوزخ سے ڈرانے والا بھیجا۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى

شَاهِدًا عَلَى الْعَامَّةِ وَمُبَشِّرًا بِالْكَرَامَةِ وَنَذِيْرًا لِلْغُوَاةِ وَدَاعِيًا لِلسَّلَامَةِ وَسِرَاجًا

اللہ تعالٰی کے قول شاہداً سے مراد سب پر شہادت دینے والا اور مبشراً سے کرامت و بزرگی کی بشارت

مُنِیْرًا لِاَھْلِ الْاِسْتِقَامَۃِ ۔ دینے والا اور نذیرًا سے اعمال کی سزا پانے سے ڈرانے والا اور داعیًا سے سلامتی کی طرف بلانے والا اور سراجًا منیرًا سے سیدھی راہ چلنے والوں کے لیے آپ روشن چراغ مبین مراد ہے۔

قولہٗ تعالٰی

اللہ کا ارشاد ہے

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا اَیْ شَاھِدًا لِلْاَنْبِیَاءِ وَمُبَشِّرًا لِلْاَوْلِیَاءِ وَنَذِیْرًا لِلْاَشْقِیَاءِ وَدَاعِیًا لِلْاَتْقِیَاءِ وَسِرَاجًا مُنِیْرًا لِلْاَصْفِیَاءِ ۔

بیشک ہم نے آپ کو شاہدًا یعنی نبیوں کی گواہی دینے والا اور مبشرًا یعنی ولیوں کو بشارت دینے والا اور نذیرًا یعنی بدبختیوں کو ڈر سنانے والا اور داعیًا یعنی متقیوں کو دعوت دینے والا اور سراجًا منیرًا یعنی برگزیدہ لوگوں کے لیے روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

قولہٗ تعالٰی

ارشادِ باری ہے

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا اَیْ شَاھِدًا عَلَی الشُّھُوْدِ وَمُبَشِّرًا لِاَھْلِ السُّجُوْدِ وَنَذِیْرًا لِاَھْلِ الْجُحُوْدِ وَدَاعِیًا اِلَی الْمَعْبُوْدِ وَسِرَاجًا مُنِیْرًا عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ الْوُرُوْدِ

بیشک ہم ہی نے آپ کو شاہد یعنی گواہوں پر گواہی دینے والا اور مبشر یعنی سجدہ گزاروں کے لیے بشارت دینے والا اور نذیر یعنی انکار کرنے والوں کو ڈرانے والا اور داعی یعنی معبودِ حقیقی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا اور سراج منیر یعنی پلصراط پر روزِ قیامت روشن چراغ کرکے بھیجا۔

قولہٗ تعالٰی

شَاھِدًا اَیْ شَاھِدًا لِلْعَابِدِیْنَ وَمُبَشِّرًا لِلْمُوَحِّدِیْنَ وَنَذِیْرًا لِلْجَاحِدِیْنَ وَدَاعِیًا

اللہ تعالٰی کے قول کا مطلب یہ ہے کہ شاہد یعنی عبادت کرنے والوں کے لیے گواہی دینے والا اور مبشر یعنی

لِلْمُرِيْدِيْنَ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِلْوَاجِدِيْنَ —

موحّدین کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی منکرین کو خبردار کرنے والا اور داعی یعنی ارادتمندوں کو بلانے والا اور سراج منیر یعنی واصل باللہ کے لیے روشن چراغ کرکے بھیجا۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ اَىْ بَعَثْنَاكَ شَاهِدًا لَّنَا وَمُبَشِّرًا مِّنَّا وَنَذِيْرًا بِنَا وَدَاعِيًا اِلَيْنَا وَسِرَاجًا بِكَوْنِنَا وَمُنِيْرًا عَلٰى وُجُوْدِنَا، وَكَاَنَّهٗ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَا حَبِيْبُ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ الشَّاهِدُ وَاَنَا الْوَاحِدُ وَاَنْتَ الْبَشِيْرُ وَاَنَا الْخَبِيْرُ اَنْتَ النَّذِيْرُ وَاَنَا الْقَدِيْرُ اَنْتَ الدَّاعِيْ وَاَنَا الْقَاضِيْ، اِشْهَدْ اَنْتَ فَاَقْبَلُ اَنَا، بَشِّرْ اَنْتَ وَاُكْرِمُ اَنَا، فَاِنِّيْ كَرِيْمٌ بِالْمَغْفِرَةِ لِمَنْ اٰمَنَ بِيْ وَصَدَّقَكَ وَاَنْذِرْ اَنْتَ فَاِنِّيْ قَدِيْرٌ عَلَى الْاِنْتِقَامِ مِمَّنْ اَشْرَكَ بِيْ وَاَنْكَرَ وَاسْتَكْبَرَ وَادْعُ اَنْتَ فَاِنِّيْ قَاضٍ بِالْحَقِّ عَلٰى مَنْ اَطَاعَ وَعَصٰى اَدْعَانَ وَاسْتَغْفِرْ وَاُجِيْبُ لَكَ

اے نبی ہم ہی نے آپ کو بھیجا یعنی مبعوث کیا شاہد کرکے یعنی اپنا گواہ بنا کر اور مبشر یعنی ہماری جانب سے مسلمانوں کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی ہم سے ڈرانے والا اور سراج یعنی ہمارے وجود کے لیے چراغ اور منیر یعنی ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والا بھیجا۔ گویا رکہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اے حبیب اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میں واحد ہوں تو آپ بشیر ہیں، میں خبیر ہوں تو آپ نذیر ہیں اور میں قدیر ہوں تو آپ داعی ہیں، میں قاضی ہوں تو آپ گواہ ہیں، آپ گواہی دیں میں قبول فرماؤں گا۔ تم مسلمانوں کو بشارت دو اور میں ان کی عزت افزائی کروں گا۔ کیونکہ میں ہر اس ایمان دار کی مغفرت کرنے میں کرم کروں گا جو مجھ پر

وَلِمَنْ تَبِعَكَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ ۔ ایمان لائے اور آپ کی تصدیق واقرار کرے۔ آپ لوگوں کو ڈرائیں کیونکہ میں جرم کی سزا دینے پر قادر ہوں۔ خواہ وہ جرم میرے ساتھ شرک کرکے ہو یا میرا انکار و تکبر کرکے ہو۔ اور آپ لوگوں کو بلائیں کیونکہ میں حق وانصاف کا قاضی وحاکم ہوں۔ میں مطیع ونافرمان اور سرکش و توبہ کرنے والے کا فیصلہ کروں گا۔ اے سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی وجہ سے اس کی دعا قبول کروں گا جو آپ کی پیروی کرے۔

وَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ، سَمَّاهُ اللهُ سُبْحَانَهٗ سِرَاجًا لِاَنَّهٗ مِثْلُهٗ بِدَلِيْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اَلَمْ تَرَ كَيْفَ خَلَقَ اللهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا وَكَمَا اَنَّ الشَّمْسَ نُوْرٌ مِّنَ السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ اِلَى الْاَرْضِ فَمُحَمَّدٌ شَمْسُ الْاَكْوَانِ طَمَسَ نُوْرُهٗ عَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سراج رکھا اور سراج کے معنی آفتاب کے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، الم تر کیف خلق اللہ الآیہ یعنی کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے یکے بعد دیگر سات آسمانوں کو پیدا کرکے ان میں چاند کو منور کرنے والا اور آفتاب کو سراج یعنی روشن کرنے والا بنایا" جس طرح چوتھے آسمان کا سورج زمین کے لیے نور ہے تو اسی طرح احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے لیے آفتاب ہیں۔ جن کے نور کی چمک نے شرک و کفر اور سرکشی طغیان کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا ہے

وَسَمَّاهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سِرَاجًا لِاَنَّهٗ يُهْتَدٰى بِهٖ اِلَى الظُّلُمٰتِ كَالسِّرَاجِ يُسْتَضَآءُ بِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ

اور اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سراج اس لیے رکھا کہ آپ ہی سے تاریکی میں راہ ملتی ہے جس طرح چراغ سے روشنی حاصل

Marfat.com

اللهِ فَضْلًا كَبِيْرًا فَذِكْرُ رَسُوْلِ اللهِ وَسَمَاعُ اَحَادِيْثِهٖ يَزِيْدُ فِي الْاِيْمَانِ وَيُضِيْئُ الْقُلُوْبَ وَالْاَبْصَارَ بِاَنْوَاعِ الْعِرْفَانِ فَاِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى جَعَلَ مَحَبَّتَهٗ مَشْرُوْطَةً بِمَحَبَّتِهٖ وَطَاعَتَهٗ مَقْرُوْنَةً بِطَاعَتِهٖ وَذِكْرَهٗ مَقْرُوْنًا بِذِكْرِهٖ وَبَيْعَتَهٗ مَعْقُوْدَةً بِبَيْعَتِهٖ ـ

کیجاتی ہے اور آپ مسلمانوں کے لیے اس طرح بشارت دینے والے ہیں کہ آپ ہی نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے لیے فضل عظیم ہے لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر اور آپ کی حدیثوں کے سننے سے ایمان میں زیادتی، دلوں میں روشنی اور آنکھوں میں گوناگوں عرفان کی چمک حاصل ہوتی ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے حضور کی محبت کو اپنی محبت کیساتھ مشروط کر کے آپ کی طاعت کو اپنی طاعت اور آپ کے ذکر کو اپنا ذکر اور آپ کی بیعت کو اپنی بیعت سے متصل و پیوست کیا۔

وَعَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْحَسَنِ اِنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ سَيِّدُ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَلَّذِيْ نُبِّئَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ رَؤُوْفٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ اَرْسَلَهُ اللهُ اِلٰى كَافَّةِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ كَمَا قَالَ

امیر المومنین سیدنا ابوالحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوالحسن بیشک محمدؐ رب العلمین کا رسول، خاتم النبیینؐ روشن پیشانی اور روشن ہاتھ پاؤں والوں کا رہبر اور تمام انبیاء و مرسلین کا سردار ہے آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے (یعنی وہ ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے) آپ مسلمانوں،

سُبْحَانَہٗ فِیْ کِتَابِہِ الْمُبِیْنِ
وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ
النَّبِیِّیْنَ صَاحِبُ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ
وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَاللِّوَاءِ
الْمَمْدُوْدِ وَالشَّفَاعَۃِ الْعُظْمٰی
فِی الْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ اِمَامٌ ہَاشِمِیٌّ
قُرَشِیٌّ اَصْلُہٗ اٰدَمِیٌّ وَّفَرْعُہٗ
نِزَارِیٌّ وَّحَسَبُہٗ اِبْرَاہِیْمِیٌّ
وَّنَسَبُہٗ اِسْمٰعِیْلِیٌّ وَّبُقْعَتُہٗ
حِجَازِیٌّ وَّشَخْصُہٗ عُلْوِیٌّ وَّ
نُوْرُہٗ قَمَرِیٌّ وَّقَلْبُہٗ رَحْمَانِیٌّ
رَّسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا
بِالطَّوِیْلِ الذَّاہِبِ وَلَا
بِالْقَصِیْرِ الذَّاہِبِ اَبْیَضُ
اللَّوْنِ عَفِیْفُ النَّفْسِ
مُدَوَّرُ الْوَجْہِ کَثُّ الشَّعْرِ
شَدِیْدُ سَوَادِہٖ وَلَہٗ شَعْرَ
تَاتٌ فِیْ جَسَدِہٖ کَاَنَّہَا الْمِسْکُ
الْاَذْفَرُ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ
رَائِحَۃً وَّاَسْمَحُ النَّاسِ کَفًّا
وَاِذَا سَلَّمَ اَحَدًا اَوْ صَافَحَہٗ
وَجَدَ فِیْ یَدِہٖ رَائِحَۃَ الْمِسْکِ

پر مہربان، گنہگاروں کی شفاعت
کرنے والے ہیں۔ اللہ نے آپ کو
تمام مخلوق کی طرف رسول کر کے بھیجا۔
جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب
مبین میں فرمایا۔ ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین الآیہ۔ "آپ اللہ کے
رسول اور آخری نبی ہیں" آپ اس
حوض کے مالک ہیں جہاں پیاسے
آئیں گے۔ آپ "مقام محمود" پر فائز،
کھلے ہوئے دراز "لواءِ حمد" والے
اور روز قیامت شفاعت عظمیٰ کے
مالک ہیں۔ آپ امام، ہاشمی، قریشی
نبی، حرم والے، مکی وابطحی، اور
تہامی ہیں۔ آپ اصلاً منسوب بہ
آدم علیہ السلام اور فرعاً منسوب
بہ قبیلہ نزار ہیں آپ کا حسب ابراہیمی
اور آپ کا نسب اسمٰعیلی ہے۔ آپ
کا وطن حجاز ہے اور آپ کی شخصیت
برتری ہے۔ آپ کا نور قمری اور
آپ کا قلب رحمانی ہے۔ رب العلمین
کے آپ رسول ہیں۔ نہ آپ دراز
قامت ہیں اور نہ پستہ قد، سفید

ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ وَاِنْ اَرَادَہٗ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ کَاَنَّہُ الْقَمَرُ الْمُنِیْرُ قَدْ طَلَعَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ لَیْلَۃَ کَمَالِہٖ وَبَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَلَا یَعْلَمُ بِکِتَابَتِھَا اِلَّا اللہُ تَعَالٰی فَمَنْ رَاٰی خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاٰمَنَ بِہٖ اَوِادَّعٰی بِمَحَبَّۃِ اللہِ وَمَعْرِفَتِہٖ وَقُرْبِہٖ فَعَلَیْہِ اَنْ یَّتَّبِعَ نَبِیَّہٗ وَیَقْتَدِیَ بِسُنَّتِہٖ وَیُطِیْعَ رَسُوْلَہٗ وَیُبَایِعَ بِہٖ کَمَا قَالَ سُبْحَانَہٗ فِیْ کِتَابِہِ الْمُبِیْنِ ۔

رنگ، پاکیزہ خصلت، گول بشرہ والے گھنے بالوں والے جنکی سیاہی گہری تھی، اور آپ کے جسم انور پر دو بال ایسے تھے گویا وہ دونوں مشک تیز بو ہیں۔ ان کی خوشبو مشک سے زیادہ لطیف تھی۔ آپ سب سے بڑھ کر سخی ہیں۔ جب کوئی آپ کو سلام کرتا یا آپ سے مصافحہ کرتا تو وہ اپنے ہاتھوں میں مشک کی خوشبو کو تین ۳ دن تک محسوس کرتا اور جب بھی کوئی آپ کو مسجد میں رونق افروز دیکھتا تو ایسا محسوس کرتا کہ چودھویں رات کا چاند ہے جو پورے آب و تاب سے روشن ہے اور آپ کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی جسکی تحریر کو بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ لہذا جو حضور اکرم خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے اور آپ پر ایمان لائے یا اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے قرب و معرفت کا دعویٰ کرے تو اس پر واجب ہے کہ اسکے نبی کا اتباع کرے اور آپ کی سنت کی پیروی کرے اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرکے آپ کی بیعت کرے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللہَ ۔

بلاشبہ جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ حقیقۃً اللہ سے ہی بیعت کرتے ہیں۔

Marfat.com

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۔	جس نے رسول کی پیروی کی بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی ۔
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔	فرما دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں محبوب بنا لیگا
وَرُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَاَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَّاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَاَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ اَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَاَنَا نَبِىُّ اللّٰهِ وَنَبِىُّ التَّوْبَةِ وَنَبِىُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِىُّ الْمَلْحَمَةِ وَاَنَا الْمَاحِىْ وَاَنَا الْحَاشِرُ وَالْعَاقِبُ وَالْفَاتِحُ وَالْخَاتِمُ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَالْبَشِيْرُ وَالنَّذِيْرُ وَالْاَمِيْنُ وَالْمَامُوْنُ وَرَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اللہ کے نزدیک ان سب میں مکرم ہوں اور فخر یہ نہیں کہتا ۔ اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور سب سے اوّل مقبول الشفاعت ہوں ۔ سب سے پہلے میں ہی وہ شخص ہوں جس کے لیے زمین شق ہوگی ۔ اور مجھے ہی (روز قیامت) سب سے پہلے خدا کے حضور سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی ۔ میں احمد ہوں اور میں محمد ہوں اور میں حبیب اللہ ہوں اور میں نبی اللہ نبی التوبہ، نبی الرحمۃ اور نبی ملحمہ ہوں میں ہی کفر و شرک کا مٹانے والا،

میں ہی لوگوں کو جمع کرنے والا (حاشر) سب کے بعد آنے والا (عاقب) راز ہائے سربستہ کا کھولنے والا (فاتح) آخری نبی، عبداللہ، بشیر نذیر، امین، مامون اور رسول رب العالمین ہوں ۔

فَهُوَ السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ وَالْهَادِيْ وَ	لہٰذا آپ، سراج منیر، ہادی، مہدی
الْمَهْدِيُّ وَالْمُهْتَدِيْ وَالْمُرْتَضٰى	مرتضیٰ، مصطفیٰ، مختار، نور مبین،
وَالْمُصْطَفٰى وَالْمُخْتَارُ وَالنُّوْرُ	برہان، شاہد، مبارک، نور الامم
الْمُبِيْنُ وَالْبُرْهَانُ وَالشَّاهِدُ	اور اللہ کے ایسے نور ہیں جو کبھی نہ
وَالْمُبَارَكُ وَنُوْرُ الْاُمَمِ	بجھے گا۔ آپ سید الناس سید البشر
وَنُوْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُطْفٰى	مخلوق پر اللہ کی حجت، خیر الخلائق
سَيِّدُ النَّاسِ وَسَيِّدُ الْبَشَرِ	صاحب ممبر اعلیٰ، اکرم اولاد آدم اور
وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ وَخَيْرُ	حبیب الرحمٰن ہیں صلی اللہ علیہ وسلم
الْخَلَائِقِ صَاحِبُ الْمِنْبَرِ الْاَعْلٰى	
وَاَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ وَحَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ	

اشعار

نَبِيٌّ لَهُ مِنْ مُرْسَلَاتِ الرِّضَا نَبَا وَاَزْكَى الْوَرٰى اُمًّا وَاَكْرَمُهُمْ اَبَا

ایسے نبی جنکی خبر برگزیدہ رسولوں سے ملی۔ جنکی والدہ مخلوق میں پاکیزہ اور انکے والد ان میں عزت والے ہیں۔

اَبَى الْقَلْبُ اِلَّا حُبَّ اَشْرَفِ مُرْسَلٍ وَلٰكِنَّهُ سَيْفٌ عَنِ الْحَقِّ مَا نَبَا

دل نے انکار کیا بجز برگزیدہ رسولوں کی محبت کے لیکن وہ ایسی تلوار ہیں جو امر حق سے ذرہ بھر تجاوز نہیں کرتیں۔

نَبِيٌّ نَبِيْهٌ كَنْزُ فَضْلٍ وَلَمْ يَزَلْ بِتَوْشِيْحِ تَرْشِيْحِ الْعُلُوْمِ مُهَذَّبَا

ایسے نبی ہیں جو صاحب فہم، اور ہمیشہ فضیلت کے خزانے ہیں اور ہمیشہ ہی تربیت علوم سے آراستہ رہتے ہیں۔

وَاَظْهَرَ فِي الْاِعْجَازِ سِحْرَ بَلَاغَةٍ وَبِالنَّصْرِ يَوْمَ الْفَتْحِ اَحْزَابَهُمْ سَبَا

بلاغت کا سحر معجزانہ طور پر ظاہر کرتے اور بوقت فتح مدد الٰہی سے کفار کو قید کرتے ہیں۔

هُوَ الْمُصْطَفٰی الْمَبْعُوْثُ لِلنَّاسِ رَحْمَةً　　عَلَيْهِ سَلَامُ اللهِ مَا هَبَّتِ الصَّبَا

یہ برگزیدہ ہیں جو رحمت ہو کر لوگوں میں آئے ان پر اللہ کا سلام ہو جب تک بادِ صبا چلے۔

حَلِيْمٌ عَظِيْمُ الْخُلْقِ وَالْخَلْقِ وَالْحِجٰی　　بَشِيْرٌ نَذِيْرٌ صَادِقُ الْقَوْلِ مُجْتَبٰی

یہ حلیم، اعظم خلق، خُلقِ عظیم اور عقل والے بشیر، نذیر، صادق القول اور برگزیدہ ہیں۔

بِمَوْلِدِهٖ قَدْ شُرِّفَتْ مَكَّةُ كَمَا　　بِتُرْبَتِهٖ قَدْ شَرَّفَ اللهُ يَثْرِبَا

اپنی ولادت سے مکہ کو ایسی بزرگی ملی جیسے مدینہ منورہ کو آپکے روضہ انور سے شرافت ملی۔

تَبَاشَرَتِ الْاَكْوَانُ يَوْمَ وِلَادِهٖ　　وَحُفَّتْ بِهِ الْاَكْوَانُ شَرْقًا وَّمَغْرِبَا

سارا جہان آپ کی ولادت کے دن پر خوشی کرتا۔ اور اس جشن میں مشرق و مغرب سب خوشیاں مناتے ہیں۔

وَفَاخَرَتِ الْاَرْضُ السَّمَآءَ بِاَحْمَدٍ　　فَاَهْلًا وَّسَهْلًا بِالْحَبِيْبِ وَمَرْحَبَا

حضور کی ولادت پر زمین نے آسمان سے فخر یہ کہا۔ اب میں حبیب خدا کو اہلاً وسہلاً اور مرحبا کہتی ہوں۔

قِيْلَ لَمَّا اَرَادَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی خَلْقَ الْمَخْلُوْقَاتِ وَخَفَضَ الْاَرْضَ وَرَفَعَ السَّمٰوٰتِ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ نُّوْرِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهَا كُوْنِيْ مُحَمَّدًا فَصَارَتْ عَمُوْدًا مِّنْ نُّوْرٍ فَصَعِدَ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی حِجَابِ الْعَظَمَةِ فَسَجَدَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِذٰلِكَ خَلَقْتُكَ وَسَمَّيْتُكَ مُحَمَّدًا فَمِنْكَ اَبْدَاءُ الْخَلْقِ وَبِكَ اَخْتِمُ الرُّسُلَ

ایک روایت ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرما کر زمین کو فرش اور آسمان کو بلندی بخشی تو اللہ نے اپنے پرتو نورِ جمال سے ایک مٹھی لے کر فرمایا۔ تو محمد ہو جا۔ تو وہ مشت نور، ستون بن کر اتنا بلند ہوا کہ حجاب عظمت تک پہنچ گیا۔ پھر اس نور نے سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا۔ اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا اے نور اسی وجہ سے میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا

ثُمَّ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ قَسَّمَ
نُوْرَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَرْبَعَۃَ اَقْسَامٍ فَخَلَقَ مِنَ
الْقِسْمِ الْاَوَّلِ اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّانِیْ
الْقَلَمَ ثُمَّ قَالَ الرَّبُّ جَلَّ شَانُہٗ
لِلْقَلَمِ اُکْتُبْ فَارْتَعَدَ الْقَلَمُ
مِنْ ھَیْبَۃِ اللّٰہِ تَعَالیٰ اَلْفَ سَنَۃٍ
ثُمَّ
قَالَ اَیْ رَبِّ وَمَا اَکْتُبُ قَالَ
اُکْتُبْ تَوْحِیْدِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَکَتَبَ
الْقَلَمُ ذٰلِکَ وَاھْتَدٰی اِلٰی عِلْمِ
اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ فِیْ خَلْقِہٖ وَ
کَتَبَ اَوْلَادَ اٰدَمَ بِصُلْبِہٖ مَنْ
اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ
عَصَاہُ اَدْخَلَہُ النَّارَ اُمَّۃُ نُوْحٍ
مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ
وَمَنْ عَصَاہُ اَدْخَلَہُ النَّارَ
اُمَّۃُ اِبْرَاھِیْمَ مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ
اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَاہُ
اَدْخَلَہُ النَّارَ اُمَّۃُ عِیْسٰی مَنْ
اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ

نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔ لہٰذا
تجھی سے خلق کی ابتدا کرتا ہوں اور تجھی
پر رسولوں کو ختم کرتا ہوں۔ اس کے
بعد اللہ تعالےٰ نے ہمارے نبی سید
عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نور کو چار جلووں پر تقسیم کیا چنانچہ ایک
سے لوح و دوسری سے قلم پیدا فرمایا
پھر اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا کہ لکھ!
تو قلم ایک ہزار سال ہیبت الٰہی سے
کانپتا رہا۔ پھر قلم نے عرض کیا اے
میرے رب کیا لکھوں؟ فرمان باری
ہوا میری توحید میں لکھ "لا الٰہ الا
اللہ محمد رسول اللہ" چنانچہ قلم
نے یہ لکھا۔ پھر وہ علم الٰہی کی ہدایت
سے اس کی مخلوق کو لکھا۔ چنانچہ حضرت
آدم علیہ السلام کی نسل و اولاد کے بارے
میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ
اسے جنت میں داخل کرے گا اور
جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے
جہنم رسید کرے گا اور حضرت نوح
علیہ السلام کی امت کے بارے میں لکھا
جس نے خدا کی اطاعت کی اسے جنت

عَصَاهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَاہُ، اَرَادَ الْقَلَمُ اَنْ یَّکْتُبَ اَدْخَلَہُ النَّارَ، فَاِذَا النِّدَاءُ مِنَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی، تَاَدَّبْ یَا قَلَمُ فَانْشَقَّ الْقَلَمُ وَقَطَّ بِیَدِ الْقُدْرَۃِ ثُمَّ جَرٰی فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ ثُمَّ قَالَ الْقَلَمُ اَیْ رَبِّ وَمَا اَکْتُبُ قَالَ اُکْتُبْ اُمَّۃٌ مُذْنِبَۃٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ۔

میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم میں بھیجے گا۔ اسی طرح حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی امتوں کے بارے میں لکھا کہ جس نے خدا کی اطاعت کی وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم بھیجے گا۔ پھر اس نے امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی ...... قلم یہ لکھنا چاہتا تھا کہ "اسے جہنم میں داخل کرے گا" تو علی اعلیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی اے قلم ادب کر اس پر قلم شق ہو گیا اور دست قدرت نے اس پر قط لگا۔ پھر لوح محفوظ میں (روانی کے لیے) کھینچا گیا اس کے بعد قلم نے عرض کیا اے میرے رب میں کیا لکھوں فرمان باری ہوا کہ "یہ امت گنہگار ہے اور رب تعالیٰ بخشنہار ہے"۔

وَرَوٰی وَھْبُ بْنُ مُنَبِّہٍ اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ وَاَلْقٰی فِیْہِ الرُّوْحَ وَفَتَحَ عَیْنَیْہِ وَنَظَرَ اِلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَاِذَا مَکْتُوْبٌ عَلَیْہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ

سیدنا وہب بن منبہ نے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے روح پھونکی تو انہوں نے آنکھ کھولی جنت کے دروازے

اٰدَمُ اَیْ رَبِّ هَلْ خَلَقْتَ خَلْقًا هُوَ اَعْظَمُ عَلَیْكَ مِنِّیْ قَالَ نَعَمْ یَا اٰدَمُ هُوَ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ وَلَوْ لَاهُ مَا خَلَقْتُكَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ حَوَّاءَ عَلَیْهَا السَّلَامُ وَقَدْ رُكِّبَتْ فِیْهِ الشَّهْوَةُ فَقَالَ اٰدَمُ یَا رَبِّ وَمَا هٰذِهٖ قَالَ هٰذِهٖ اَمَتِیْ حَوَّاءُ قَالَ یَا رَبِّ زَوِّجْنِیْ اِیَّاهَا قَالَ هَاتِ مَهْرَهَا قَالَ اَیْ رَبِّ وَمَا مَهْرُهَا قَالَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی صَاحِبِ هٰذَا الْاِسْمِ مَرَّةً عَشْرًا ۔

ڈالی تو دیکھا دیکھا ۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اس پر حضرت آدم نے عرض کیا اے میرے رب تو نے کسی ایسی مخلوق کو بھی پیدا فرمایا ہے جو تیرے نزدیک مجھ سے اعظم ہو؟ فرمان باری ہوا ہاں اے آدم! وہ تیری اولاد میں سے ہے ۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ فرماتا ۔ پھر جب اللہ نے سیدتنا حوا علیہا السلام کو پیدا کیا اور حضرت آدم میں شہوت کا جزو مرکب کیا گیا تو حضرت آدم نے عرض کیا اے رب یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ میری بندی حوا ہیں! حضرت آدم نے عرض کیا اے رب میرا اس کے ساتھ عقد فرما دے؟ حق نے فرمایا اس کا مہر ادا کرو! عرض کیا اس کا مہر کیا ہے؟ حق نے فرمایا اس کا مہر یہ ہے کہ تم اس نام والے (سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر دس مرتبہ درود شریف پڑھو ۔

وَقَالَ كَعْبُ الْاَحْبَارُ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَنْ یَّخْلُقَ نَبِیَّنَا مُحَمَّدًا اَمَرَ جِبْرَئِیْلَ اَنْ یَّاْتِیَهٗ بِالْقَبْضَةِ الْبَیْضَاءِ الَّتِیْ هِیَ مَوْضِعُ قَبْرِهٖ فَغُمِسَتْ فِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ وَطِیْفَ بِهَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

کعب احبار فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو جبریل کو حکم دیا کہ جہاں آپ کی قبر انور ہے وہاں سے ایک مشت سفید مٹی کی لاکے پھر اسے جنت کی نہروں

فعرفت الملئكة قدر محمد (صلى الله عليه وسلم) وفضله
قبل ان يعرف آدم ونسله، ثم ان الله سبحانه وتعالى اخر نور
نبينا محمد في سر عظمته وكتب اسمه على عرشه فلما خلق
آدم اودع ذلك النور في صلبه فسمع في ظهره نشيشا كنشيش
الطير فقال آدم يا رب ماهذه النشيش قال هذا تسبيح خاتم
الانبياء الذي اخرجه من ظهرك واودعه في الاصلاب الطاهرة
والاحشاء الزاهرة ثم نظر آدم الى العرش فرأى اسم محمد
مقرونا باسم الله عز وجل فقال يا رب من هذا الذي قرنت
اسمه باسمك قال هذا سيد الانبياء من ولدك ولولاه
ما خلقتك فلما اصيب آدم بوسوسة الشيطان الرجيم
المارد واهبط الى الارض فقال يا رب بحرمة هذا الولد
ارحم هذا الوالد فنودي هناك وعزتنا وجلالنا لو تشفعت
الينا بمحمد في اهل السموات والارض لشفعناك فسبحان
من اصطفى آدم بمحمد واجتباه وتاب عليه وغفر له
هداه ولا زال نور نبينا محمد في صلب آدم حتى حملت
حواء بشيث فانتقل ذلك النور عن آدم الى حواء وكانت
قبله تلد في بطنها توأمين اي اثنين الا في شيث (عليه
السلام) فانها ولدته وحده كرامة لسيد الثقلين
حبه الحنين فلما ايقن آدم بالموت اخذ بيد ولده شيث
وقال يا بني ان الله تبارك وتعالى امرني ان اخذ عليك
عهدا من اجل هذا النور الذي ارى في وجهك ان لا
الا في الاطهرين من النساء ثم ان آدم (عليه السلام)

میں غوطہ دیا گیا اور آسمان و زمین میں پھیرایا گیا جس سے تمام فرشتوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت کو جان لیا۔ ابھی حضرت آدم کو بھی معلوم نہ تھا اور نہ ان کی نسل کو۔ ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ مبارک کو اپنی عظمت کے اسرار میں بطور خزانہ رکھا۔ اور آپ کا اسمِ مبارک اپنے عرش پر لکھا۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نورِ مبارک کو ان کی صلب میں ودیعت کیا۔ تو انہوں نے اپنی پشت میں پرندوں کے چہچہانے کی مانند ایک آواز سنی، حضرت آدم نے عرض کیا اے رب یہ کیسی آواز ہے؟ فرمانِ باری ہوا یہ اس خاتم الانبیاء کی تسبیح کی آواز ہے جو تمہارے صلب سے ظاہر ہوں گے۔ میں اسے اصلاب طاہرہ اور ارحام زاہرہ میں ودیعت رکھوں گا۔ اس کے بعد حضرت آدم نے جانب عرش نظر اٹھائی تو نام نامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اسم اللہ عزوجل کے ساتھ ملا ہوا لکھا دیکھا دریافت کیا یہ کون ہیں؟ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے فرمایا یہ سید الانبیاء ہیں جو تمہاری نسل سے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں پیدا نہ فرماتا۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان مردود کا وسوسہ لاحق ہوا اور زمین میں ان کو اتار دیا گیا تو آدم علیہ السلام نے مناجات کی اے رب اس فرزند (جلیل القدر) کی حرمت کے طفیل مجھ پر رحم فرما! اس پر انہیں ایک غیبی آواز سنائی دی جس نے کہا قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی اس وقت اگر تم ہمارے حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تمام آسمان و زمین والوں کے لیے شفاعت کرتے تو میں تمہاری شفاعت قبول فرماتا۔

پاک ہے ذات کریم جس نے آدم علیہ السلام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے برگزیدہ اور مقبول بنایا اور ان کی توبہ قبول کر کے اپنی رحمت و مغفرت کے دامن میں ڈھانپا اور اس کی انہیں ہدایت بخشی۔ پھر حضرت آدم علیہ

رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَآءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ خَالِقَ الْعَرْشِ مُنِيْرَ الشَّمْسِ خَلَقْتَنِيْ رَبِّ بِمَا سَبَقَ بِهٖ عِلْمُكَ وَوَعَدْتَنِيْ بِالنُّوْرِ الَّذِيْ أَرَى مِنْهُ الْإِكْرَامَ وَالتَّشْرِيْفَ وَقَدْ صَارَ لِوَلَدِيْ شِيْثَ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَهٗ حَافِظًا وَعَلَيْهِ شَاهِدًا فَلَمَّا فَرَغَ اٰدَمُ مِنْ دُعَائِهٖ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فِيْ كَبْكَبَةٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ وَقَالَ يَا اٰدَمُ اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تَكْتُبَ عَلٰى شِيْثَ كِتَابَ الْعَهْدِ بِشَهَادَةِ هٰؤُلَاءِ الْمَلَائِكَةِ فَإِنَّهُمْ عِبَادُ مَلَائِكَةِ السَّمٰوٰتِ قَالَ فَكَتَبَ اٰدَمُ الْكِتَابَ وَأَشْهَدَ رَبَّ الْعِزَّةِ وَمَنْ حَضَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَكَسَا شِيْثَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَقَامِ حُلَّتَيْنِ خَضْرَاوَيْنِ أَتٰى بِهٖ جِبْرَئِيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ وَزَوَّجَهُ اللّٰهُ بِمَخْوَائِيْلَ الْبَيْضَاءِ وَكَانَتْ فِيْ طُوْلِ حَوَّآءَ وَحُسْنِهَا وَجَمَالِهَا فَوَاقَعَهَا شِيْثُ وَحَمَلَتْ مِنْهُ بِانُوْشَ وَكَانَتْ تَسْمَعُ نِدَآءَ الْأَصْوَاتِ هَنِيْئًا لَّكِ يَا بَيْضَاءُ فَقَدِ اسْتَوْدَعَكِ اللّٰهُ نُوْرَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

وَرُوِيَ عَنْ اٰدَمَ أَنَّهُ لَمَّا تَابَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ فَقَالَ سُبْحَانَهٗ مِنْ أَيْنَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا فَقَالَ يَا رَبِّ إِنِّيْ رَأَيْتُ فِيْ كُلِّ مَوْضِعٍ مِّنَ الْجَنَّةِ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ أَنَّهٗ أَكْرَمُ الْخَلْقِ عِنْدَكَ، وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ جَآءَ فِيْ وُجُوْدِ الْعَالَمِ وَلَا مَآءَ وَلَا طِيْنَ وَلَا جَسَدَ وَلَا اٰدَمَ، وَقَدْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوَّلِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي الْكَوْنِ فَقَالَ أَوَّلُ مَا

Marfat.com

علیہ السلام کی پشت میں نور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رہا جب حضرت حوار اپنے فرزند حضرت شیث سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور صلب آدم سے بطن حوار کی طرف منتقل ہوگیا ۔ حالانکہ اس سے قبل ان سے دو بچے یکساتھ تولد ہوتے تھے مگر حضرت شیث علیہ السلام ان سے تنہا تولد ہوئے، یہ سیدالثقلین، جدالحسنین صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی عزت وکرامت کی وجہ سے تھا ۔ پھر جب حضرت آدم کو اپنے آخری وقت (موت) کا یقین ہوگیا ۔ تو اپنے فرزند شیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے فرزند مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں جو تمہاری جبین سعادت میں جلوہ گر ہے کہ تم اسے کسی پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا ۔ پھر حضرت آدم نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر مناجات کی کہ اے اللہ جو عرش کا پیدا کرنے والا، سورج کو روشنی عطا کرنے والا اور مجھے پیدا کرنے والا ہے اور جس طرح تیرا علم ازلی ہے اسی کے مطابق مجھے پیدا فرمایا اور تو نے مجھ سے اس نور کے بارے میں وعدہ لیا جس کی عزت وکرامت اور اس کی بزرگی ہر طرف دیکھتا ہوں اب وہ نور مبارک مجھ سے میرے فرزند شیث کی طرف منتقل ہوگیا ہے ۔ اے اللہ تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اور اس پر تو ہی شاہد ہے ۔ پھر جب حضرت آدم اس مناجات سے فارغ ہوگئے تو حضرت جبریل فرشتوں کی جماعت کے جھرمٹ میں اترے اور کہا اے آدم تمہارا رب تم پر سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ آپ حضرت شیث کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرمادیں ۔ کیونکہ یہ فرشتے آسمان کے عبادت گزار بندے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم نے عہد نامہ تحریر کر کے اللہ رب العزت اور موجود تمام فرشتوں کو گواہ بنایا ۔ اس وقت حضرت شیث کو دو سبز حلّے، جو جبریل جنتی حلّوں میں سے لائے تھے پہنائے

خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَمِنْ نُوْرِیْ
خَلَقَ جَمِیْعَ الْکَائِنَاتِ، وَذَکَرَ
بَعْضُ الْمُعْتَنِیْنَ بِالْاَخْبَارِ اَنَّ
عَبْدَ الْمُطَّلِبِ جَدَّ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی
فِی النَّوْمِ رُؤْیَا فَانْتَبَہَ
وَھُوَ مَذْعُوْرٌ فَاَتٰی الْکَھَنَۃَ
قُرَیْشٍ وَقَصَّھَا عَلَیْھِمْ وَقَالَ
رَاَیْتُ کَاَنَّہٗ خَرَجَ مِنِّیْ سِلْسِلَۃٌ
ذَاتُ نُوْرٍ عَظِیْمٍ تَخْطَفُ الْاَ
بْصَارَ وَلَھَا اَرْبَعَۃُ اَطْرَافٍ
طَرَفٌ بَلَغَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ
وَطَرَفٌ بَلَغَ مَغَارِبَھَا وَطَرَفٌ
لَحِقَ بِاَسْبَابِ السَّمٰوٰتِ
فَطَرَفٌ جَاوَزَ الثَّرٰی فَبَیْنَمَآ
اَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا اِذْ تَحَوَّلَتْ
شَجَرَۃً عَظِیْمَۃً خَضْرَآءَ جَامِعًا
لِاَنْوَاعِ الثِّمَارِ وَرَاَیْتُ تَحْتَھَا
شَخْصَیْنِ مُھِیْبَیْنِ فَقُلْتُ
لِاَحَدِھِمَا مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا
نُوْحٌ وَقُلْتُ لِلْاٰخَرِ مَنْ
اَنْتَ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ الْخَلِیْلُ

اور اللہ نے انکو بی بی "مخزائلہ بیضاء"
سے جو قد و قامت اور حسن و جمال
میں حضرت حوا کی مانند تھیں نکاح کر
دیا۔ جب حضرت شیث نے شب
عروسی کی تو "انوش" سے حاملہ
ہوگئیں۔ وہ ہمیشہ ایسی آوازیں سنا
کرتیں جو کہتا اے بیضاء تمہیں مبارک
اللہ تعالےٰ نے تمہارے بطن میں
نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو ودیعت
رکھا ہے۔

سیّدنا آدم علیہ السلام کے بارے
میں مروی ہے کہ جب انہوں نے
توبہ کی تو مناجات میں کہا اے خدا بحق
محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میری خطا
کو بخش دے اور میری توبہ کو قبول
فرما۔ اس پر حق تعالیٰ نے دریافت
کیا میں نے جنت میں ہر جگہ لا الٰہ الا
اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا ہے اس
سے میں نے جانا کہ تیرے نزدیک
یہ سب سے زیادہ مکرم مخلوق ہے
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں اس وقت بھی نبی تھا ابھی آدم پانی

قَدْ جِئْنَاكَ نَسْتَظِلُّ بِهٰذِهِ الشَّجَرَةِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنْ ظَهْرِكَ فَطُوْبٰی لَكَ فَقَالَتِ الْكُهَّانُ هٰذِهٖ بِشَارَةٌ لَكَ لَا لَنَا وَلَئِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ لَيَخْرُجَنَّ مِنْ ظَهْرِكَ رَجُلٌ يَدْعُوْا اَهْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مِنَ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَلَيَكُوْنَنَّ رَحْمَةً بِقَوْمٍ وَنِقْمَةً لِلْاٰخَرِيْنَ فَلَمَّا وُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرِحَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ جَدُّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَرَحًا شَدِيْدًا وَسُرَّ بِذٰلِكَ سُرُوْرًا عَظِيْمًا۔

اور مٹی کے درمیان تھے اور میں ہی سب سے پہلے عالم وجود میں آیا۔ اس وقت نہ پانی تھا نہ مٹی تھی نہ جسم تھا اور نہ آدم تھے اور یہ کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے کونسا وجود پیدا کیا گیا فرمایا اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔ بعض محدثین بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبدالمطلب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا نے ایک ایسا خواب دیکھا جس سے وہ خوف زدہ ہوگئے جب قریش کے کاہن لوگ آئے تو ان سے یہ خواب بیان کیا اور کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ " مجھ سے ایک نور کی زنجیر اتنی بڑی اور روشن نکلی ہے کہ جس سے آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ اور اس کے چار کنارے ہیں۔ ایک کنارہ زمین کے مشرق اور ایک کنارا زمین کے مغرب میں ہے اور ایک آسمان سے جا ملا ہے اور ایک کنارا زمین سے نیچے تجاوز کر گیا ہے۔ میں یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ زنجیر اچانک ایک بہت بڑا سبز درخت بن گئی جس میں قسم قسم کے میوے لگے ہیں۔ میں نے اس کے نیچے دو ہیبت والے شخصوں کو دیکھا میں نے ان میں سے ایک سے کہا تم کون ہو؟ انہوں نے فرمایا میں نوح ہوں پھر میں نے دوسرے سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ ہوں (علیہما السلام) ہم تمہارے پاس اسلیے

Marfat.com

آئے ہیں کہ ہم تمہارے اس درخت کے زیرِ سایہ آجائیں جو تمہاری پشت سے ظاہر ہوگا۔ تو تمہیں مبارک و خوشی ہو؟ اس پر کاہنوں نے کہا یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے نہ کہ ہمارے لیے۔ اگر تم نے یہ خواب سچا دیکھا ہے تو یقیناً تمہاری پشت سے ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا جو مشرق و مغرب اور خشکی و تری کو دعوت دے گا۔ بلاشبہ وہ ایک قوم کے لیے باعث رحمت ہوگا اور دوسری قوم کے لیے، موجبِ عذاب، پھر جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تولد ہوئے تو حضور کے دادا اس سے انتہائی مسرور اور خوش ہوئے اور بڑی مسرت کا اظہار کیا۔

اشعار

لَہُ النَّسَبُ العَالِیُ فَلَیْسَ کَمِثْلِہٖ حَسِیْبٌ نَسِیْبٌ مُنْعِمٌ مُتَکَرِّمٌ

حضور اکرم کا نسب اتنا بلند ہے کہ کوئی حسب و نسب میں ہمسر نہیں آپ انعام و اکرام والے ہیں۔

اُقَدِّمُہٗ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ لِاَنَّہٗ اِذَا کَانَ مَدْحٌ فَالنَّسِیْبُ مُقَدَّمٌ

ہر بھلائی میں میں آپ کو مقدم رکھتا ہوں کیونکہ آپ کی جب بھی کوئی تعریف کی جائے تو آپ ہر طرح مقدم ہیں۔

جَمِیْلٌ بِتَاجِ الْمَکْرُمَاتِ مُتَوَّجٌ جَلِیْلٌ بِآلَاءِ الْبَھَاءِ مُعَمَّمٌ

آپ صاحب جمال اور تاج کرامت سے تاجپوش ہیں آپ صاحب جلالت اور نورانی نعمتوں سے عمامہ پوش ہیں۔

فَمَا الْکَوْنُ اِلَّا حُلَّۃٌ وَمُحَمَّدٌ طِرَازٌ بِاَنْوَارِ النُّبُوَّۃِ مُعْلَمٌ

نہیں ہے کائنات بجز پوشاک کے اور حضور اکرم اس کے ایسے نقش ہیں جو انوارِ نبوت سے مخطط ہیں۔

لَہُ الشَّمْسُ وَالْبَدْرُ الْمُنِیْرُ اَطَاعَتَا کَذَا الضَّبُّ حَتَّی الظَّبْیُ جَاءَ یُسَلِّمُ

آفتاب اور چودھویں رات کا چاند دونوں آپ کی اطاعت کرتے ہیں اسیطرح گوہ اور ہرن نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔

بِمَبْعَثِهِ الْاَصْنَامُ خَرَّتْ تَصَاغُرًا — لَهُ حَلَّلَ اللّٰهُ الَّذِیْ كَانَ یُحْرَمُ

آپ کی بعثت سے ہر بت منہ کے بل گر پڑے آپ ہی کی وجہ سے اللہ نے بہت سی پہلی حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔

فَلَوْلَاهُ مَا سَارَتْ لِطَیْبَۃَ نُوْقُنَا — وَلَوْلَاهُ مَا كَانَ الْحُدَاۃُ تَزَمْزَمُ

اگر آپ نہ ہوتے تو مدینہ کی طرف ہماری اونٹنیاں نہ چلتیں اگر آپ نہ ہوتے تو حدی پڑھنے والے نغمہ سنجی نہ کرتے۔

اَلَا قُلْ لِقَوْمٍ نَازَعُوْا اِنْ اَرَدْتُّمُ — نَجَاۃً بِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

خبردار! جھگڑا کرنے والی قوم سے تم کہدو اگر تم اپ کے وسیلہ نجات چاہتے ہو تو آپ پر سب ملکر صلوۃ وسلام پڑھو۔

رُوِیَ وَلَمَّا بَلَغَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالِدُ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
رُغِبَتْ فِیْ خِطْبَتِهِ النِّسَآءُ وَرُؤَسَاءُ
اَكَابِرِ قُرَیْشٍ وَكَانَ لَمْ یَكُنْ
لِلنِّسَاءِ حَدِیْثٌ فِیْ بُیُوْتِهِنَّ
اِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ فَحُكِیَ ذٰلِكَ لِوَالِدِهٖ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ یَا
وَلَدِیْ اُخْرُجْ اِلَی الصَّیْدِ لِتَشْرِیْحٍ
مِنَ النِّسَاءِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ
وَمَعَهُ وَهْبُ نِ الزُّهْرِیُّ قَالَ
وَهْبُ فَبَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ طَرِیْقِ
الْبَرِّیَّۃِ وَاِذَا بِعَسْكَرٍ مِّنَ الْیَهُوْدِ
شَاهِرِیْنَ سُیُوْفَهُمْ وَهُمْ

ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد
ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جب
سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت
اور صنادید قریش میں سے ہر ایک
کی جانب سے پیغام نکاح کی درخواستیں
آنے لگیں یہاں تک ہر گھر میں
عورتوں کے مابین ان ہی کا تذکرہ ہونے
لگا۔ پھر جب اس کا تذکرہ ان
کے والد حضرت عبدالمطلب سے
کیا گیا تو انہوں نے حضرت عبداللہ
سے فرمایا اے میرے فرزند
تم بغرض شکار یہاں سے چلے جاؤ

Marfat.com

نَحْوَ سَبْعِيْنَ فَارِسًا فَتَلَقَّاهُمْ وَهْبٌ فَقَالَ لَهُمْ مَا الَّذِيْ تُرِيْدُوْنَ قَالُوْا نُرِيْدُ نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ وَهْبٌ وَمَا ذَنْبُهٗ قَالُوْا لَيْسَ لَهٗ ذَنْبٌ وَلٰكِنْ فِيْ ظُهُوْرِهٖ نَبِيٌّ دِيْنُهٗ نَاسِخُ جَمِيْعِ الْاَدْيَانِ وَمِلَّتُهٗ مَاحِيَةٌ لِجَمِيْعِ الْمِلَلِ فَنَحْنُ نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰهِ حَتّٰى لَا يَظْهَرَ مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ وَهْبُ الزُّهْرِيُّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ وَاِيَّاهُمْ فِي الْحَدِيْثِ وَاِذَا بِعَسْكَرٍ مِّنَ السَّمَآءِ فَقَتَلُوا الْيَهُوْدَ عَنْ اٰخِرِهِمْ فَرَجَعَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَعَهٗ وَهْبٌ اِلٰى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا وَهْبُ قَدْ خَطَبَتْ مِنِّيْ نَاسٌ كَثِيْرٌ وَّلَمْ اَرَ لِمَنْ اُزَوِّجُهٗ فَقَالَ وَهْبٌ اِنَّ لِيْ اِبْنَتًا اِسْمُهَا اٰمِنَةُ اَرْسِلْ اِلَيَّ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ لِتَنْظُرَهَا اِنْ اَعْجَبَتْهَا قَدْ مَتُّهَا لَكُمْ جَارِيَةً فَنَادَتْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ

تاکہ تم عورتوں سے نجات پاسکو۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ وہب زہری کیساتھ شکار کے لیے چلے گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگل میں شکار کی جستجو میں تھے کہ اچانک ستر یہودیوں کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونتے نمودار ہوگیا۔ ان سے وہب نے ملاقات کرکے دریافت کیا کہ کس قسم کا قصد ہے؟ وہ یہودی بولے کہ ہم عبد اللہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں حضرت وہب نے پوچھا کہ عبد اللہ کا کیا قصور ہے؟ کہنے لگے ان کا قصور تو کوئی نہیں ہے لیکن ان کی پشت سے ایسا نبی ظاہر ہوگا جس کا دین تمام دینوں کو منسوخ کرنے والا اور جس کی ملت تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی۔ ہم سرے سے عبد اللہ ہی کو قتل کرڈالنا چاہتے ہیں تاکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور ہی نہ ہو۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم ان سے ابھی باتیں ہی کررہے تھے کہ

إِلَىٰ مَنْزِلِ وَهْبٍ فَطَرَقَتْ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا رَأَوْهَا فَرِحُوا بِهَا وَقَالُوا يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَرَبِ فَرَّجْتِ قُلُوبَنَا وَأَقْرَرْتِ عُيُونَنَا لَعَلَّكِ أَتَيْتِ فِي خِطْبَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَتَيْتُكُمْ إِلَّا لِهٰذَا فَقَالُوا وَمَا لَنَا أَنْ لَّا نَكُونَ جَوَارِيَ إِلَى بَيْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَخْرَجُوا آمِنَةَ وَقَدَّمُوهَا بَيْنَ يَدَيْهَا فَوَجَدَتْهَا كَوْكَبًا دُرِّيًّا فَسَلَبَتْ عَقْلَهَا بِالْحُسْنِ وَالْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ فَسَارَتْ أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَكِلُّ اللِّسَانَ وَيَعْجِزُ الْإِنْسَانُ عَنْ وَصْفِ آمِنَةَ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ دَعَا بِوَهْبٍ وَقَوْمِهِ فَحَضَرُوا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يَا وَهْبُ تَقَدَّمْ وَاذْكُرْ مَهْرَ ابْنَتِكَ وَاشْتَرِطْ شُرُوطَهَا فَتَقَدَّمَ وَهْبٌ وَرَضِيَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بِمَا طَلَبَ وَهْبٌ فَزَوَّجَهَا بِوَلَدِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ وَالِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اچانک آسمان سے ایک لشکر اترا اُس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ اور ان کے ساتھ حضرت وہب واپس لوٹ آئے اور حضرت عبدالمطلب سے یہودیوں کے ارادے اور ان کے مارے جانے کا مفصل قصہ بیان کیا۔ اس پر حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے وہب! مجھے بکثرت لوگوں نے پیغام نکاح دیئے ہیں میں نہیں جان سکا کہ میں ان کا نکاح کس کے ساتھ کروں اس پر وہب نے کہا میری ایک بیٹی ہے جس کا نام آمنہ ہے۔ آپ ہمارے یہاں حضرت عبداللہ کی والدہ کو بھیجئے تاکہ وہ انہیں دیکھ لیں اگر وہ انہیں پسند آگئی تو میں اسے آپ کے سامنے بطور باندی پیش کروں گا۔ پھر حضرت عبداللہ کی والدہ، حضرت وہب کے گھر گئیں جب مکان میں پہنچیں تو دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب گھر والوں نے انکو دیکھا تو وہ خوش ہو کر کہنے لگے۔ اے عرب کی عورتوں کی سیّدہ! تم نے ہمارے دلوں کو

Marfat.com

وَاِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی قَدْ
صَانَ اَبَاہُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
عَنِ ارْتِکَابِ الْفَوَاحِشِ وَ
الْمَعَاصِیْ لِاَنَّ قَبْلَ مُوَاقَعَتِہٖ
لِاٰمِنَۃَ جَرَتْ لَہٗ قِصَّۃٌ مَعَ
الْخَثْعَمِیَّۃِ وَھِیَ اَنَّہٗ مَرَّ
کَذَا یَوْمًا عَلٰی امْرَاَۃٍ یُّقَالُ
لَھَا فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُرٍّ وَکَانَتْ
مِنْ اَجْمَلِ النِّسَآءِ وَاَشَبِّھِنَّ
وَاَعَفِّھِنَّ وَکَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ
الْکُتُبَ وَکَانَ شَبَابُ قُرَیْشٍ
یَجْلِسُوْنَ اِلَیْھَا وَیَتَحَدَّثُوْنَ
مَعَھَا فَرَأَتْ نُوْرَ النُّبُوَّۃِ
فِیْ وَجْہِ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَتْ لَہٗ
یَا فَتٰی مَنْ اَنْتَ فَاَخْبَرَھَا
بِاسْمِہٖ فَقَالَتْ لَہٗ ھَلْ لَکَ
اَنْ تَقَعَ عَلَیَّ وَاُعْطِیَ لَکَ مِائَۃً
مِّنَ الْاِبِلِ فَنَظَرَ اِلَیْھَا فَقَالَ۔

خوش کر دیا، اور ہماری آنکھوں کو
ٹھنڈا کر دیا غالباً تم حضرت عبداللہ
کے پیغام نکاح کے سلسلہ میں تشریف
لائی ہو؟ وہ فرمانے لگیں خدا کی
قسم میں صرف اسی غرض کے لیے
آئی ہوں۔ وہ کہنے لگے ہماری
خوش نصیبی ہے کہ ہماری بچیاں
حضرت عبدالمطلب کے گھر والوں
کی باندیاں بنیں۔ پھر انہوں نے
سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو ان کے
سامنے لا کر پیش کر دیا۔ حضرت
عبداللہ کی والدہ نے دیکھا تو ایک
روشن ستارہ کی مانند پایا۔ جس کے
حسن و جمال اور خوبصورتی سے ان
کی عقل مسلوب ہو کر رہ گئی۔ پھر
جب حضرت عبداللہ کی والدہ،
حضرت عبدالمطلب کے پاس
پہنچیں تو کہنے لگیں آمنہ کی تعریف و
توصیف میں انسان عاجز اور زبانیں قاصر ہیں۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے
وہب اور ان کے قبیلہ والوں کو بلایا۔ جب وہ آ گئے تو حضرت عبدالمطلب نے
فرمایا اے وہب! آگے آ کر اپنی بیٹی کا مہر اور اس کی شرطیں بیان کرو؟ تب
حضرت وہب آگے آئے اور جو کچھ مطالبہ رکھا اس پر حضرت عبدالمطلب

راضی ہو گئے اور اسی مجلس میں حضرت وہب نے اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ بائشبہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے والد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب کو ہر معصیت و بے حیائی سے محفوظ رکھا۔ کیونکہ اس سے پہلے ایک قصہ خثعمیہ عورت کا گزر چکا تھا وہ یہ کہ حضرت عبداللہ کا گزر ایک عورت پر ہوا جس کا نام فاطمہ بنت مُرّ تھا وہ حسینانِ عرب میں یکتا شکل و صورت اور حسن و جمال میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی اس نے کتابیں پڑھ رکھی تھیں ایک دن قریش کے نوجوان اسکے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اس سے باتیں کر رہے تھے تو اس نے حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور نبوۃ کو دیکھا۔ وہ کہنے لگی اے نوجوان تم کون ہو آپ نے اُسے اپنا نام بتایا اس پر کہنے لگی اے نوجوان اگر تم میرے ساتھ ہمبستری کرو تو تمہیں سو اونٹ پیش کیے جائیں گے۔ آپ نے اس کی طرف دیکھ کر دیا یا

أَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَمَاتُ دُونَهُ وَالْحِلُّ لَا حِلَّ فَأَسْتَبِينَهُ

حرامکاری سے مر جانا سہل ہے اور حلال کی کوئی صورت نہیں جسے یقینی طور جان سکوں۔

فَكَيْفَ بِالْأَمْرِ الَّذِي تَنْوِينَهُ يَحْمِي الْكَرِيمُ عِرْضَهُ وَدِينَهُ

تیری خواہش پوری کرنے کی کون سی صورت ہے شریف آدمی اپنی آبرو اور اپنا دین بچاتا ہے۔

ثُمَّ مَضَى إِلَى زَوْجَتِهِ آمِنَةَ
حَتَّى أَتَاهَا زُفَّتْ آمِنَةُ
فِي الْأَرْبَعَةِ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ
فَمِنْ نِسَاءِ قُرَيْشٍ قَدْ
تَلِفَتْ مِنْهُنَّ مِائَةُ صَبِيَّةٍ حُزْنًا

پھر حضرت عبداللہ ... ماہ رجب کو سیدتنا آمنہ سے شب زفاف فرمائی۔ اس پر قریش کی عورتیں رشک و حسد میں جل کر رہ گئیں اور تقریباً ایک سو عورتیں

وَّ اَسَفًا عَلٰی نُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ثُمَّ	نورِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ذَکَرَ عَبْدُ اللّٰہِ الْخَثْعَمِیَّۃَ وَجَمَالَھَا	عدم حصول کے غم و افسوس میں مرگئیں
وَمَا عَرَضَتْ عَلَیْہِ مِمَّا لَدَیْھَا	پھر حضرت عبداللہ نے خثعمیہ عورت کے
فَجَآءَ وَاَقْبَلَ اِلَیْھَا فَلَمْ یَرَمِنَ	حسن و جمال کا ذکر کیا اور جو واقعہ پیش آیا
الْاِقْبَالِ عَلَیْہِ اٰخِیْرًا کَمَا رَاٰہُ	تھا اسے بیان کیا - پھر ایک دن ان
مِنْھَا اَوَّلًا فَقَالَ لَھَا یَا فَاطِمَۃُ	کا گزر اس عورت کی جانب ہوا -
ھَلْ لَکِ فِیْمَا قُلْتِ بِالْاَمْسِ	تو اس نے پہلی مرتبہ کی مانند اس مرتبہ آؤبھگت
فَلَا قَالَتْ لَہٗ قَدْ کَانَ مَرَّۃً	نہ کی آپ نے اسے فرمایا اے فاطمہ! کیا آج
وَالْیَوْمَ لَا فَذَھَبَتْ مَثَلًا	بھی تیری وہی خواہش ہے جو کل یعنی
ثُمَّ نَظَرَتْ اِلَیْہِ وَقَالَتْ	اُسوقت تھی - اس نے کہا "اس دن تھی
لَہٗ یَا فَتٰی اَیَّ شَیْئٍ صَنَعْتَ	مگر آج نہیں" اسی وقت سے یہ مثل
بَعْدِیْ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰی زَوْجَتِیْ	مشہور ہوگئی پھر اس عورت نے آپکی
اٰمِنَۃَ فَقَالَتِ الْخَثْعَمِیَّۃُ وَاللّٰہِ	طرف بغور دیکھا کہنے لگی اے نوجوان
اِنِّیْ لَسْتُ بِصَاحِبَۃِ رِیْبَۃٍ	تم نے یہاں سے جانے کے بعد کونسا
وَّلٰکِنِّیْ رَاَیْتُ نُوْرَ النُّبُوَّۃِ	کام کیا ہے؟ فرمایا میرا نکاح بی بی
فِیْ وَجْھِکَ فَاَرَدْتُّ اَنْ یَّکُوْنَ	آمنہ سے ہوگیا ہے اور میں نے ان سے
ذٰلِکَ النُّوْرُ فِیْ بَطْنِیْ فَاَبَی اللّٰہُ	زفاف کیا ہے - اس پر خثعمی عورت نے کہا
اَنْ یَّجْعَلَہٗ فِیْ اِلَّا حَیْثُ کَانَ	خدا کی قسم ہے نہ رشک و حسد کرنیوالی
وَلٰکِن یَّا عَبْدَ اللّٰہِ اَخْبِرْ زَوْجَتَکَ	عورت ہوں اور نہ حرامکار، مگر چونکہ
اَنَّھَا حَمَلَتْ بِخَیْرِ اَھْلِ الْاَرْضِ	آپ کی پیشانی میں میں نے نورِ نبوت کو
وَنَبِیِّھَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)	دیکھا تھا اس بنا پر خواہش پیدا ہوئی

کہ وہ نور میرے بطن میں ہو - لیکن خدا کی رضا اس میں نہ تھی کہ وہ نور میرے شکم میں

ہو بجز اس جگہ کے جہاں اب موجود ہے۔ مگر اے عبداللہ تم اپنی بی بی کو خوشخبری دیدو کہ وہ روئے زمین کے سب سے بہترین شخص اور اُن کے نبی سے حاملہ ہو گئی ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) ۔

خُذُوْا اِلَی اَمَانًا مِنْ لَوَاحِظِهَا النُّجْلُ وَالَّا سَلُوْهَا مَنْ اَحَلَّ لَهَا قَتْلِیْ

اس کی کشادہ آنکھوں سے میرے لیے پناہ لو ورنہ اس سے پوچھو مجھے قتل کرنا کس نے حلال کیا ہے۔

فَلَوْ عَلِمَتْ مَا بِیْ مِنَ الْاَسٰی لَمَا حَلَّلَتْ هَجْرِیْ کَمَا حَرَّمَتْ وَصْلِیْ

اگر وہ جانتی اس غم کو جس سے دوچار ہوں تو وہ میرے لیے فراق کو حلال نہ کرتی جس طرح وصال کو میرے لیے حرام کیا۔

فَرِیْدَةُ حُسْنٍ لَا یُرٰی قَطُّ مِثْلُهَا کَمَا لَا یُرٰی بَیْنَ الْوَرٰی عَاشِقٌ مِثْلِیْ

وہ حسن میں یکتا ہے اس کا مثل جہاں میں نہ دیکھا گیا۔ جس طرح میری مثل جہاں میں کوئی عاشق نظر نہیں آئے گا۔

اَرٰی جَوْرَهَا عَدْلًا اِذَا حَکَمَتْ بِهٖ فَنَاهِیْكَ مِنْ جَوْرٍ فَنَاهِیْكَ مِنْ عَدْلٖ

میں اس کے ظلم کو عدل جانتی ہوں جب وہ اس کا حکم کرے تو تمہیں اپنا یہ عدل لاحق ہے۔

مُبَرْقَعَةً تَجَلّٰی عَلٰی ذٰلِكَ الْحِمٰی رَهِیَ النُّوْرُ لٰکِنْ ضَلَّ فِیْ حُبِّهَا عَقْلِیْ

وہ جھرمٹ مارے ہوئے ہے جو اس چراگاہ میں ہے یہ سراپا نور ہے جس کی محبت میں میری عقل بھٹک گئی۔

مَتٰی یَنْظُرُ الْمُشْتَاقُ حُسْنَ جَبِیْنِهَا وَیَجْمَعُ قَبْلَ الْمَوْتِ رَبِّیْ بِهَا شَمْلِیْ

مشتاق جمال اس کی حسین پیشانی کو کب دیکھے گا اور موت سے پہلے میری پریشانی کو جو اس کی وجہ سے ہے کب جمع کریگا۔

وَاَسْعٰی اِلٰی ذَاكَ الضَّرِیْحِ مُسَلِّمًا عَلٰی مَنْ سَمَا قَدْرًا عَلٰی سَائِرِ الرُّسُلِ

اور میں کب اس تربیت کی جانب سلام کرتے ہوئے دوڑتا ہوا جاؤں گا۔
جو کہ تمام رسولوں پر صاحب قدر و منزلت ہے۔

اَقُوْلُ لَہٗ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ وَاللِّوَا ۔۔۔ وَمَنْ فَضْلُہٗ قَدْ عَمَّ فِی الصَّعْبِ وَالسَّھْلِ

میں عرض کروں گا اے صاحب کوثر اے صاحب لواء اے وہ شخص جس کا فضل و کرم
ہر سخت و نرم پر عام ہے۔

دَعَوْتَ بِاَشْجَارِ الْفَلَاتِ فَاَقْبَلَتْ ۔۔۔ وَحَنَّ اِلَی لُقْیَاکَ جِذْعٌ مِّنَ النَّخْلِ

آپ نے جنگل کے درختوں کو بلایا وہ حاضر ہوئے اور استن حنانہ نے آپ کے
فراق میں گریہ وزاری کی۔

یُصَبِّرُنِیْ مِنْکَ الْعَذُوْلُ وَاِنَّنِیْ ۔۔۔ مِنَ الْوَجْدِ لَا اُصْغِیْ لِلَوْمٍ وَّلَا عَذْلٍ

ملامت کنندہ مجھے صبر کی تلقین کرتا ہے حالانکہ میں جدائی میں ملامت اور
سرزنش کی پرواہ نہیں کرتا۔

کَاَنَّ عَذُوْلِیْ فِیْکَ یَا شَافِعَ الْوَرٰی ۔۔۔ اَبُوْ لَھَبٍ فِی الْعَقْلِ وَھُوَ اَبُوْ جَھْلٍ

اے شفیع الوریٰ، آپ کے بارے میں ملامت کرنے والے یہ لوگ عقل میں
ابولہب اور وہ ابوجہل ہیں۔

اَقُوْلُ لِنَفْسِیْ الَّتِیْ تَبْتَغِیْ عِزَّھَا ۔۔۔ وَکَیْفَ تُرِیْدُ النَّفْسُ عِزًّا بِلَا ذُلٍّ

میں اس نفس سے کہتا ہوں جو اپنی آبرو کا مطالبہ کرتا ہے نفس بغیر ذلت کے
عزت کیونکر حاصل کر سکتا ہے۔

تُرِیْدِیْنَ اِدْرَاکَ الْمَعَالِیْ رَخِیْصَۃً ۔۔۔ وَلَا بُدَّ دُوْنَ الشَّھْدِ مِنْ اِبَرِ النَّحْلِ

کیا تو مرتبوں کو آسانی سے حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ شہد سے پہلے مکھیوں
کے ڈنک سے دوچار ہونا ضروری ہے۔

قَطَعْتُ زَمَانِیْ بِالْمَدِیْحِ مُحَمَّدًا ۔۔۔ وَسِیْرَتُہٗ بَیْنَ الْوَرٰی اَبَدًا شُغْلِیْ

میں نے ساری عمر حضور اکرم کی مدح میں گزار دی ہے اور آپ کی سیرت کا بیان

ہمیشہ میرا یہ شغل رہا ہے ۔

وَمَنْ اَنَا حَتّٰی اَنْ اَکُوْنَ مَادِحًا لَّہٗ ۔۔۔ وَمَدَّحَ اِلٰہُ الْعَرْشِ جَلَّ عَنِ الْمِثْلِ

میں کیا ہوں کہ آپ کی نعت گوئی کا دعویٰ کروں جبکہ عرش والا خدا آپ کی بے مثل تعریف کرتا ہے ۔

عَلَیْکَ صَلٰوۃُ اللّٰہِ مَالَاحَ بَارِقٌ ۔۔۔ سَحِیْرًا عَلٰی وَادِی الْمُحَصَّبِ الْاَثْلِ

آپ پر اللہ کی رحمت ہو جبتک بجلی چمکے صبح کے وقت وادی محصب اور جھاؤ کے درختوں پر ۔

وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَھْبَطَنِیَ اللّٰہُ اِلَی الْاَرْضِ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ وَحَمَلَنِیْ فِی السَّفِیْنَۃِ مَعَ نُوْحٍ وَّقَذَفَنِیْ فِی النَّارِ فِیْ صُلْبِ اِبْرَاھِیْمَ وَلَمْ اَزَلْ اُنْقَلُ مِنْ صُلْبٍ اِلٰی صُلْبٍ حَتّٰی وَصَلْتُ اِلٰی صُلْبِ اَبِیْ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَیِّ بْنِ کِلَابِ بْنِ غَالِبِ بْنِ لُعَیِّ بْنِ لُوَیِّ بْنِ نَضْرِ بْنِ کِنَانَۃَ بْنِ خُزَیْمَۃَ بْنِ مُدْرِکَۃَ بْنِ اِلْیَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ اِلٰی ھٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہَا وَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے صلب آدم میں زمین میں اتارا اور مجھے حضرت نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور مجھے صلب ابراہیم میں آگ میں ڈالا اسی طرح اپنے والد حضرت عبداللہ تک ایک صلب سے دوسرے صلب کی طرف ہمیشہ منتقل ہوتا رہا ۔ تواب کہ یا۔ آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محمد عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن

اختلفوا في تسمية بقية اجداده ـ

نزار بن معد بن عدنان ہیں یہاں تک سب کا اتفاق ہے۔ اس کے اوپر سلسلہ اجداد کے اسماء میں علماء کا اختلاف ہے۔

قيل لما اراد الله عز وجل اخراج تلك الوديعة من خزائن الاصلاب الزكية الرفيعة لظهور الانتقال نوره الآيات وتباشرت به جميع المخلوقات ونودي في اقطار الارض والسموات يا عرش تبرقع بالانوار يا كرسي تدرع بالافتخار يا سدرة المنتهى تبلجي يا حور القصور اشرقي يا ملئكة تمنطقي وبالعرش حفي يا رضوان افتح ابواب الجنان ويا مالك اغلق ابواب النيران فان النور المكنون والسر المخزون الذي هو في خزائن قدرتي من الازل قد انتقل في هذه الليلة الى بطن امنة وتنزل دلتها جرت

مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس ودیعت (امانت) کو پاکیزہ اور بلند ترین اصلاب سے عالم ظہور میں لائے تو اس نور بار کے ظہور پر عجیب وغریب نشانیاں ظاہر ہوئیں اور ساری کائنات کو خوش خبری دی گئی اور تمام آسمانوں اور زمین کے کناروں میں منادی کرائی گئی فرمایا گیا اے عرش انوار کی پوشاک پہن اور اے کرسی افتخار کا پیراہن اوڑھ، اے سدرۃ المنتہیٰ روشن ہو جا، اے محلات جنت کی حورو! آراستہ ہو جاؤ، اے فرشتو خدمت کی کمر کس لو، اور عرش کے گرد حلقہ باندھ لو، اے رضوان! جنت کے دروازے کھول دو، اے مالک! دوزخ کے دروازہ بند کر دو، کیونکہ وہ نور پنہاں اور مخفی راز جو میری قدرت کے خزانوں

Marfat.com

اَقْلَامُ الْاَقْدَارِ فِیْ لَوْحِ الْاِقْتِدَارِ بِاسْتِقْرَارِ النُّطْفَةِ الزَّکِیَّةِ وَالدُّرَّةِ الْمُصْطَفِیَّةِ فِیْ قَرَارِ بَطْنِ اٰمِنَةَ الْقُرَشِیَّةِ نُوْدِیَ فِی الْکَوْنِ عَطِّرُوْا صَفَّاتِ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی وَبَخِّرُوْا صَوَامِعَ جَوَامِعِ الْقُدْسِ الْاَسْنٰی وَافْرِشُوْا سَجَّادَاتِ الْعِبَادَةِ فِیْ صَفْوِ الصَّفَا لِضِیَافَةِ الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ فَفِیْ هٰذَا الشَّهْرِ یَجْلُوْ جَمَالُ هٰذَا الْحَبِیْبِ صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ وَالْاٰیَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَبَیِّنَتُ مَعَانِیْ صَاحِبِ السَّبْعِ الْمَثَانِیْ لَیْلَةَ الْاِثْنَیْنِ مِنْ شَهْرِ الرَّبِیْعِ الْاَوَّلِ الثَّانِیْ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ)۔

میں ازل سے محفوظ رہا ہے، اب وہ نورِ مبارک آج کی رات بطنِ آمنہ میں رونق اجلال فرما رہا ہے۔ پھر جب لوحِ اقتدار میں اقدار کی قلمیں اس نطفۂ زکیہ اور گوہرِ مصطفےٰ کے استقرار پہ جاری ہوئیں تو بطنِ آمنہ قرشیہ میں نورِ مبارک نے استقرار فرمایا۔ پھر عالم کائنات میں ندا کی گئی کہ ملاءِ اعلیٰ کو عود و عنبر کی خوشبوؤں سے معطر کرو اور قدسیوں کی صف بستہ جماعتوں کی عبادت گاہوں کو عطر بیز کرو، اور ملائکہ مقربین کی ضیافت کے لیے عبادت گزار فرشتوں کی جانمازوں کو بچھاؤ، اس لیے کہ اس ماہ مبارک میں معجزات قاہرہ اور روشن نشانیوں والے حبیب کا جلوہ ظاہر ہوگا۔

اور ربیع الاول کی بارہویں تاریخ شب دوشنبہ میں صاحب معانی سبع مثانی یعنی سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا۔

قَالَ اَهْلُ الْاَخْبَارِ فَلَمَّا بَلَغَ قَرَارُ بَطْنِهَا اِلٰی مُدَّةِ عِدَّةِ شُهُوْرِ الْحَبَالٰی فِیْ اَوَّلِ شَهْرٍ مِّنْ

ارباب سیر و اخبار بیان کرتے ہیں کہ جب سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کا شکم اطہر، حاملہ عورتوں کے

شُهُوْرٍ رَأَتْ آمِنَةُ أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ
آدَمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا
بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِاَجَلِّ الْعَالَمِ وَفِي
الشَّهْرِ الثَّانِي أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ
اِدْرِيْسُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)
وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
الْقَدْرِ النَّفِيْسِ وَفِي الشَّهْرِ
الثَّالِثِ أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ نُوْحٌ
(عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا
حَمَلَتْ بِصَاحِبِ النَّصْرِ وَالْفُتُوْحِ
وَفِي الشَّهْرِ الرَّابِعِ أَتَاهَا فِي
الْمَنَامِ اِبْرَاهِيْمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)
وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
الْوَقَارِ وَالْعِزِّ وَالتَّكْرِيْمِ وَفِي
الشَّهْرِ الْخَامِسِ أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ
اِسْمٰعِيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَ
اَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
الْاِسْلَامِ وَالْمَهَابَةِ وَالتَّبْجِيْلِ
وَفِي الشَّهْرِ السَّادِسِ أَتَاهَا
فِي الْمَنَامِ مُوْسَى الْكَلِيْمُ (عَلَيْهِ
السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا
حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْقَلْبِ السَّلِيْمِ

مہینوں کے شمار کی مدت تک پہنچ
گیا تو ان ایام حمل کے پہلے مہینہ میں
سیدنا آدم علیہ السلام خواب میں آئے
اور حضرت آمنہ کو خوشخبری سنائی
کہ تم جہاں میں سب سے افضل
ذات کے حمل سے ہو۔ اور دوسرے
مہینہ میں خواب میں حضرت ادریس
علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم
صاحب قدر و منزلت کی ذات گرامی
سے حاملہ ہو۔ اور تیسرے مہینہ
حضرت نوح علیہ السلام نے مژدہ
سنایا کہ تم نصر و فتح والی ذات گرامی سے
حمل میں ہو۔ چوتھے مہینہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے تشریف لا
کر خبر دی کہ تم صاحب عزت و وقار
اور عظمت و کرامت والی ذات سے
حاملہ ہو، پانچویں مہینہ حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام نے آکر بشارت سنائی
کہ تم ہیبت و سطوت والے صاحب
اسلام سے حاملہ ہوئی ہو۔ چھٹے
مہینہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
خوشخبری دی کہ تم فضیلت و عظمت

وَالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وَفِی الشَّھْرِ السَّابِعِ اَتَاھَا فِی الْمَنَامِ دَاؤُدُ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَھَا بِاَنَّھَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ اللِّوَاءِ الْمَعْقُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَفِی الشَّھْرِ الثَّامِنِ اَتَاھَا فِی الْمَنَامِ سُلَیْمَانُ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَھَا بِاَنَّھَا حَمَلَتْ بِنَبِیِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَفِی الشَّھْرِ التَّاسِعِ اَتَاھَا فِی الْمَنَامِ عِیْسَی الْمَسِیْحُ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَھَا بِاَنَّھَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْوَجْہِ الْمَلِیْحِ وَاللِّسَانِ الْفَصِیْحِ وَالدِّیْنِ الصَّحِیْحِ ۔

والے، صاحب قلم سلیم سے حاملہ ہو اور ساتویں مہینہ حضرت داؤد علیہ السلام نے آکر مژدہ دیا کہ تم کھلے اور دراز لوار والے، مالک حوض مورود، صاحب مقام محمود کی ذات گرامی کے حمل سے ہو، آٹھویں مہینہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم نبی آخرالزماں کی ذات ستودہ صفات سے حاملہ ہو، اور نویں مہینہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آکر مژدہ سنایا کہ تم صاحب وجہ ملیح، زبان فصیح اور دین صحیح کی ذات سے حاملہ ہو۔

قصیدہ

یَا مَنْ لَہٗ فَاقَ حَوٰی عِزًّا وَّ اِقْبَالًا ۔۔۔ بِوَصْفِہٖ یَبْلُغُ الْعُشَّاقُ اٰمَالًا

اے وہ ذات جو عزت و اقبال کو حاوی ہے جنکی نعت گوئی سے عشاق امیدوں کو پہنچتے ہیں۔

یَا مُدَّعِی الْحُبِّ فِیْہِ وَھُوَ ذُوْ وَلَہٍ ۔۔۔ وَفِیْ ھَوَاہُ جَفَا اَھْلًا وَّ اَطْلَالًا

اے محبت کے دعویدار یہی ذات تو محبت کے لائق ہے دنیا کی محبت میں مبتلا ہو کر گھر بار چھوڑ کر کیوں ظلم کرتا ہے۔

اِنْ کُنْتَ تَعْشَقُہٗ مُتْ فِیْ مَحَبَّتِہٖ ۔۔۔ فَمَنْ لَّہُ الْقَلْبُ مُشْتَاقٌ اِلَّا لَا

اگر تجھے حضور سے عشق ہے تو تو آپکی محبت میں فنا ہوجا کیونکہ عاشق کا دل مشتاق ہوتا ہے ورنہ نہیں

Marfat.com

اَلشَّوقُ تَعشِقُہٗ وَجدًا اَی تَقصِدُہٗ ۔ شَوقًا وَ تَطلُبُ مِن دُنیَاھُ اِجلَالَا

حالانکہ اونٹنیاں ان سے عشق کرتیں اور دوڑتی ہوئی شوق سے جاتی ہیں۔ اور ان کے دیدار سے عزت و بزرگی طلب کرتی ہیں۔

مُشتَاقَۃٌ عَشِقَت مَن لَا شَبِیہَ لَہٗ ۔ وَیَقطَعُ الشَّوقُ مِنھَا فِیہِ اَوصَالَا

اونٹنیاں مشتاق ہیں اور اس سے عشق کرتی ہیں جس کا کوئی نظیر نہیں اور اس شوق میں دوڑ دوڑ کر اپنے جوڑوں کو اکھاڑ ڈالتی ہے۔

اِیَّاکَ وَالعَدلَ مَن فِی الکَونِ شِبہُہٗ ۔ قَد فَاقَ فِی الحُسنِ اَشکَالًا وَ اَمثَالَا

خبردار! اور انصاف کر! جہاں میں کون ان کا مشابہ ہے بلاشبہ وہ ہر حسین شکل وصورت پر فائق ہیں۔

اِن جِئتَ بَانَ النَّقَا اَو جِئتَ مِن نَعَمٍ ۔ فَحُطَّ یَا حَادِیَ العِیسِ اَحمَالَا

اگر تو مرد یا محبوب کی منزل تک پہنچے تو اے حدی پڑھنے والے وہاں اپنے بوجھ کو اتار کر ٹھیر جا۔

ضَاعَ الزَّمَانُ وَلَم اَنظُر مَنَازِلَہٗ ۔ وَمَا رَاَیتُ بِذَاکَ الشِّعبِ اَطلَالَا

تو اے حدی پڑھنے والے وہاں اپنے بوجھ کو اتار کر ٹھیر جا وقت ضائع ہوگیا اور میں نے ان پہاڑی راستوں کی زیارت تک نہ کی۔

ذُنُوبِی تُقَیِّدُنِی وَالقَیدُ یُقعِدُنِی ۔ وَقَد حَمَلتُ مِنَ الاَوزَارِ اَثقَالَا

میرے گناہ مجھے مقید کرتے ہیں اور قید مجھے باز رکھتی ہے بلاشبہ میں نے گناہوں کے انبار لاد رکھے ہیں۔

لٰکِنَّنِی فِی غَدٍ اَرجُوہُ یَشفَعُ لِی ۔ فَحُسنُ ظَنِّی بِخَیرِ الخَلقِ مَازَالَا

لیکن میں کل روز قیامت اپنی شفاعت کا ان سے امیدوار ہوں میرا یہ حسن ظن، خیر الخلق کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے۔

فَقَد لَجَونَا اِلَی بَابِ الکَرِیمِ وَمَن ۔ یَلجَا اِلَیہِ یَکُن حَقًّا وَ اِقبَالَا

اب ہم سخی کے دروازہ پہ لرزہ دل آگئے ہیں جو بھی پریشان حال آتا ہے وہ فراخی اور اقبال مندی پاتا ہے۔

هُوَ النَّبِيُّ الَّذِي ضَلَّوا الوُجُوْنُ بِهٖ ۔۔۔ وَاُفْرِحَ الْقَلْبُ فِي ذِكْرَاهُ اِجْمَالًا

یہ ایسے نبی ہیں جن سے سارا جہان روشن ہے اور ان کے اجمالی ذکر سے ہی دل خوش ہوتا ہے۔

بِحَقِّهِ يَا اِلٰهِي جُدْ لَنَا كَرَمًا ۔۔۔ عَفْوًا وَّ صَفْحًا وَّ اِكْرَامًا وَّ اِجْلَالًا

ان کے طفیل اے خدا ہم پر فضل فرما معافی، درگزر اور عزت و بزرگی سے نصیب فرما۔

صَلَّى عَلَيْهِ اِلٰهُ الْعَرْشِ ثُمَّ عَلٰى ۔۔۔ اَهْلِيْهِ وَ الصَّحْبِ اٰبَادًا وَّ اٰزَالًا

اے خدائے عرش، ان پر رحمت فرما پھر آپ کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔

قِيْلَ لَمَّا كَمُلَتْ مُدَّةُ الشُّهُوْرِ وَ قَرُبَتْ لَيَالِي الْوِلَادَةِ فَفِي اَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ حَصَلَ لِاٰمِنَةَ السُّرُوْرُ وَ الْهَنَا وَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ بُشِّرَتْ بِنَيْلِ الْاٰمَالِ وَ الْمُنٰى وَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ سَمِعَتْ تَسْبِيْحَ الْمَلٰئِكَةِ مُعْلِنًا وَ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ بَدَا سَعْدُهَا وَ اْلثَّنَا وَ فِي اللَّيْلَةِ الْخَامِسَةِ دَامَ الْفَرَحُ وَ السُّرُوْرُ وَمَا نَزَعَ وَمَا دَنَا وَ فِي اللَّيْلَةِ السَّادِسَةِ زَالَ عَنْهَا التَّعَبُ وَ النَّصَبُ وَ الْعَنَا

مروی ہے کہ جب نو مہینے پورے ہوئے ولادت کی راتیں قریب آئیں تو ماہ ربیع الاول کی پہلی رات کو سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو خاص قسم کی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور دوسری رات میں آرزو و تمنا کے پورے ہونیکی بشارت دی گئی۔ تیسری رات میں صاف طور پر فرشتوں کی تسبیحوں کی آواز کو سنا اور چوتھی رات میں انہیں اپنی سعادت و خوش بختی ظاہر ہوئی، پانچویں رات میں دائمی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور اس وقت نہ کمزوری رہی اور نہ

Marfat.com

وَفِی اللَّیْلَۃِ السَّابِعَۃِ رَأَتْ
فِی مَنَامِہَا الْخَلِیْلَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ)
قَالَ لَہَا اَبْشِرِیْ بِالنَّبِیِّ الْجَلِیْلِ
صَاحِبِ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی وَالْاٰیَاتِ
وَالْکُنٰی وَفِی اللَّیْلَۃِ الثَّامِنَۃِ
طَافَتِ الْمَلٰئِکَۃُ حَوْلَہَا لَمَّا قَرُبَ
وَضْعُہَا وَدَنَا وَفِی اللَّیْلَۃِ
التَّاسِعَۃِ اَشْرَقَ النُّوْرُ وَ
الضِّیَاءُ وَعَمَّ بِذٰلِکَ الْفَضَا
وَفِی اللَّیْلَۃِ الْعَاشِرَۃِ تَرَنَّمَتِ
الْاَطْیَارُ فَرَحًا لِمَوْلِدِ النَّبِیِّ
الْمُخْتَارِ بِاللُّحُوْنِ وَالْغِنَا وَفِی
اللَّیْلَۃِ الْحَادِیْ عَشَرَ ضَجَّتِ
الْمَلٰئِکَۃُ لِخَالِقِہَا بِالْحَمْدِ
وَالثَّنَا وَفِی اللَّیْلَۃِ الثَّانِیَۃِ
عَشَرَ سَمِعَتْ قَائِلًا یَقُوْلُ
ہَنِیْئًا لَکِ یَا اٰمِنَۃُ الْبُشْرٰی
بِہٰذَا الْمَوْلُوْدِ الَّذِیْ تَلِدِیْنَہٗ
فِیْ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃِ فَاِذَا وَضَعْتِ
شَمْسَ الْفَلَاحِ وَالْہُدٰی فَسَمِّیْہِ
مُحَمَّدًا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

سستی۔ اور چھٹی رات میں ان سے
تھکان، مشقت اور تکلیف جاتی رہی
ساتویں رات میں سیدنا خلیل علیہ
السلام کو خواب میں دیکھا اور انہوں
نے اچھے ناموں اور نشانیوں اور
کنیت والے صاحب جلالت نبی
کی بشارت دی اور آٹھویں رات
میں فرشتوں نے ان کے گرد طواف
کیا۔ پھر جب وضع حمل کا زمانہ بہت
قریب آگیا تو نویں رات نور و ضیاء
کا ظہور ہوا اور ہر طرف پھیل گیا اور
دسویں رات میں نبی مختار کی ولادت
کی خوشی میں مختلف لحنوں اور راگوں
سے پرندوں نے چہچہانا شروع
کر دیا۔ گیارہویں رات میں فرشتوں
نے اپنے خالق کائنات کی حمد و ثنا
کا غلغلہ شروع کر دیا۔ بارہویں رات
میں سیدتنا آمنہ نے سنا کہ کوئی کہنے
والا کہہ رہا ہے اے آمنہ تمہیں مبارک
ہو اور اس فرزند مولود کی خوشخبری
ہو جسے تم آج کی رات تولد کرو گی۔
جب تم سے وہ آفتاب ظاہر ہو جائے تو اس کا نام محمد رکھنا (صلی اللہ علیہ وسلم)

قِيْلَ فَسَطَعَ نُوْرُ النَّبِيِّ وَنَادٰى لِسَانُ الْحَالِ يَا جَبَلَ اَبِيْ قُبَيْسٍ هٰذَا صَاحِبُ الْمَسَرَّةِ وَالْكَيْسِ يَا جَبَلَ حِرَىٰ هٰذَا مَوْلِدُ خَيْرِ الْوَرٰى يَا جَبَلَ عَرَفَاتٍ، هٰذَا الْمُنْجِيْ مِنَ الْهَلَكَاتِ ـ يَا مَسْجِدَ الْخَيْفِ ـ قَدْ وَافَاكَ اَكْرَمُ ضَيْفٍ ـ يَا اَهْلَ مِنَا ـ قَدْ حَصَلَ لَكُمُ السُّرُوْرُ وَالْهَنَا يَا مَرْوَةَ وَالصَّفَا ـ هٰذَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى ـ يَا قُبَّةَ زَمْزَمِ ـ هٰذَا النَّبِيُّ الْاَعْظَمُ اِفْتَخِرِيْ يَا سَمٰوَاتُ بِصَاحِبِ الْاٰيَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ ـ اِفْتَخِرِيْ يَا اَرَضِيْنُ لِسَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ـ

مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک نے طلوع فرمایا تو زبان حال سے کسی نے پکارا اے کوہ ابوقبیس یہ ذات صاحب مسرت وفراست ہے ۔ اے کوہ حرٰی ! یہ ولادت خیرالورٰی کی ہے اے کوہ عرفات' یہ ولادت ہلاکتوں سے نجات دینے والے کی ہے ۔ اے مسجد خیف ! آج تیرے پہلو میں عظیم المرتبت مہمان کا جلوہ رونما ہوا' اے منیٰ کے رہنے والو! بلاشبہ آج تمہیں خوشی و برکت حاصل ہوئی ۔ اے کوہِ صفا ومروہ ! یہ نبی مصطفٰی ہیں ۔ اے قبۂ زمزم یہ عظیم الشان نبی ہیں اے آسمانو! صاحب آیات و معجزات پر فخر کرو۔ اے زمینو! اولین وآخرین کے سردار کی ولادت پر فخر کرو ۔

قِيْلَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْوِلَادَةِ وَقَرُبَ طُلُوْعُ صُبْحِ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ لِمَنْ كَانَ لَهُ الْعِزُّ وَالنَّصْرُ وَالشَّرَفُ وَالسِّيَادَةُ نُصِبَ عَلَمٌ

مروی ہے پھر جب ولادت مبارکہ کی رات آئی اور اس ذات ستودہ صفات جو صاحب عزت ونصرت اور صاحب شرف وسیادت ہے کی ولادت کے لیے خیر وسعادت

بِالْمَغْرِبِ وَ عَلَمٌ عَلٰی ظَهْرِ الْكَعْبَةِ
وَحَلَّ بِاِبْلِيْسَ اللَّعِيْنِ كُلُّ
وَيْلٍ وَّ كُرْبَةٍ وَّ خَرَّتِ
الْاَصْنَامُ عَلٰی رُؤُسِهَا وَ
اُلْقِيَتِ الشَّيَاطِيْنُ بِخِزْيِهَا
وَبُؤْسِهَا وَخَمَدَتْ نَارُ
فَارِسٍ وَلَهَا اَلْفُ عَامٍ لَمْ
تَخْمُدْ وَانْشَقَّ اِيْوَانُ كِسْرٰی
مِنْ هَيْبَةِ مَوْلِدِ اَحْمَدَ وَ
غَاضَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَةَ وَفَاضَ
وَادِيْ سَمَاوَةَ وَدَنَتْ مِنْ
بَيْتِ اٰمِنَةَ النُّجُوْمُ وَاَطْلَعَ عَلٰی
وَضْعِهَا الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ فَلَمَّا اشْتَدَّ
بِاٰمِنَةَ الطَّلْقُ وَلَمْ يَعْلَمْ بِهَا
اَحَدٌ مِّنْ بَنَاتِ عَبْدِ مَنَافٍ
ثُمَّ قَالَتْ اٰمِنَةُ فَمَا اَتْمَمْتُ
الْكَلَامَ حَتّٰی امْتَلَأَ عَلَيَّ الْبَيْتُ
نِسْوَةٌ طِوَالُ الْاَحْسَانِ سُوْدُ الشُّعُوْرِ
حُمْرُ الْخُدُوْدِ وَيُفَدِّيْنَنِيْ وَ
يَقُلْنَ لِيْ يَا اٰمِنَةُ لَا بَاسَ
عَلَيْكِ نَحْنُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ
اَرْسَلَنَا اللهُ اِلَيْكِ لِنُبَشِّرَكِ

کی صبح کے طلوع کا وقت آیا تو ایک
علم مشرق میں اور ایک علم مغرب میں
اور ایک علم خانہ کعبہ پر نصب کیا گیا
اور شیطان مردود پر ہر قسم کی تکلیف
شدت اتری اور سر کے بل بت گر
پڑے اور شیاطین کو ان کی اپنی
رسوائی و ذلت میں ڈال دیا گیا
اور فارس کی وہ آگ جو ایک ہزار
سال سے روشن تھی اور کبھی نہ بجھی
تھی اس رات بجھ گئی ۔ اور احمد
مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت
کی ہیبت میں کسریٰ کے محل میں
زلزلہ آیا اور دریائے ساوی خشک
ہو گیا اور وادی سماوہ میں پانی جوش
مارنے لگا اور سیدتنا آمنہ کے گھر
کے نزدیک ستارے قریب آ گئے
اور حی و قیوم (اللہ تعالیٰ) نے انہیں
وضع حمل پر مطلع فرمایا پھر جب
سیدہ آمنہ کو دردزہ معلوم ہوا اور
ان کے سوا کوئی دوسرا شخص اس
سے واقف نہ ہوا تو انہوں نے اپنے
ہاتھوں کو اس ذات کی جانب جو ہر

بِهٰذَا الْمَوْلُوْدِ الَّذِیْ تَلِدِیْنَهٗ
فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ (صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ اٰمِنَةُ
ثُمَّ دَخَلَ عَلَیَّ طَائِرٌ عَظِیْمٌ
وَّصَارَ شَابًّا اَغْیَدَ وَفِیْ یَدِهٖ
قَدَحٌ مَمْلُوٌّ شَرَابًا اَبْیَضَ
مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ
وَاَطْیَبَ رَائِحَةً مِّنَ الْمِسْكِ
الْاَذْفَرِ فَنَاوَلَنِیْ اِیَّاهُ وَقَالَ
لِیْ اِشْرَبِیْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ
لِیْ ارْتَوِیْ فَارْتَوَیْتُ
ثُمَّ قَالَ لِیْ ازْدَادِیْ فَازْدَدْتُ
ثُمَّ اَخْرَجَ یَدَهُ الْمُبَارَكَةَ
وَمَسَحَ بِهَا عَلٰی بَطْنِیْ وَقَالَ
اِظْهَرْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
اِظْهَرْ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اِظْهَرْ
یَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اِظْهَرْ یَا
نَبِیَّ اللّٰهِ اِظْهَرْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِظْهَرْ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اِظْهَرْ
یَا نُوْرُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ
اِظْهَرْ یَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
فَظَهَرَ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ)

باطن و مخفی حالت کا راز دار ہے
مناجات کے لیے پھیلائے اور
کہنے لگیں میرے پاس عبد مناف
میں سے کوئی اس وقت نہ عورت
نہیں ہے پھر وہ فرماتی ہیں کہ ابھی
میری دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ میرا گھر
حسین و جمیل، طویل القامت،
سیاہ بالوں اور سرخ گالوں والی
عورتوں سے بھر گیا اور وہ میری بلائیں
لینے لگیں اور کہنے لگیں اے آمنہ
تم کوئی فکر و غم نہ کرو ہم جنتی حوریں
ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس مولود
مبارک سے برکت لینے کے لیے
جسے تم اس رات تولد کرو گی،
تمہاری طرف بھیجا ہے (صلی اللہ
علیہ وسلم) سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ
پھر میرے سامنے ایک عظیم پرندہ
نمودار ہوا ایک نرم و نازک جوانی
کی صورت اختیار کر لی اور اس کے
ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید
شہد سے زیادہ شیریں اور مشک
سے زیادہ خوشبودار شربت سے

كَالْبَدْرِ الْمُنِيرِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ يُقْرَءُ هٰذِهِ الْاَبْيَاتُ —

سے بھرا ہوا پیالا تھا۔ اس نے مجھے وہ پیالہ دے کر کہا اسے پی لو، میں نے اسے پی لیا۔

پھر اس نے مجھے کہا سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اس نے کہا اور پیو، میں نے اور پیا۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کے کہا! اے سید المرسلین ظہور فرمائیے، اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہوجیئے، اے رحمۃ للعلمین قدم رنجہ فرمائیے، اے نبی اللہ رونق افروز ہوجیئے، اے رسول اللہ تشریف لائیے، اے خیر الخلق جہان کو منور فرمائیے اے نورٌ من نور اللہ جلوہ افروز ہوجیئے، بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لائیے، پھر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کی مانند چمکتے جہاں میں رونق افروز ہوئے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

پھر اس کے بعد یہ اشعار پڑھے ؎

وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَمِثْلُهٗ لَا يُوْلَدُ   وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَخَدُّهٗ يَتَوَرَّدُ

حبیب خدا پیدا ہوئے اور ان کی مثل کبھی پیدا نہ ہوگا گلگوں رخسار والے حبیب خدا پیدا ہو

وُلِدَ الْحَبِيْبُ مُكَحَّلًا وَّمُطَيَّبًا   وَالنُّوْرُ مِنْ وَّجَنَاتِهٖ يَتَوَقَّدُ

سرمہ لگائے، خوشبوؤں میں معطر حبیب خدا پیدا ہوئے آپ کے رخساروں سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں۔

وُلِدَ الَّذِىْ لَوْلَاهُ مَا ذُكِرَ التُّقٰى   كَلَّا وَلَا ذُكِرَ الْحِمٰى وَالْمَعْهَدُ

اگر آپ پیدا نہ ہوتے تو کبھی بھی تقویٰ، حمی اور معہد (جو کہ مجازاً محبوب کو کہا جاتا ہے) کے تذکرے نہ ہوتے۔

هٰذَا الَّذِىْ لَوْلَاهُ مَا ظَهَرَ الْقُبَا   كَلَّا وَلَا كَانَ الْمُحَصَّبُ يُقْصَدُ

آپ ہی کی وہ ذات ہے اگر آپ نہ ہوتے تو مقام قبا کا ظہور نہ ہوتا اور

نہ "وادیٔ محصب" کی طرف کوئی قصد کرتا۔

هٰذَا الَّذِیْ جَاءَتْ اِلَیْہِ غَزَالَۃٌ وَالْجِذْعُ حَقًّا قَالَ اَنْتَ مُحَمَّدٌ

آپ کی وہ ذات ہے کہ ہرن اور کھجور کے درخت نے آپ کے پاس آکر کہا آپ سچے محمد ہیں۔

هٰذَا اِمَامُ الْمُرْسَلِیْنَ حَقِیْقَۃً هٰذَا خِتَامُ الْاَنْبِیَاءِ وَ سَیِّدٌ

آپ تمام رسولوں کے حقیقۃً امام ہیں آپ ہی سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے اور سردار ہیں۔

اِنْ کَانَ یُوْسُفُ فَکَ فَاقَ جَمَالُہٗ وَاللّٰہِ ذَا الْمَحْبُوْبُ مِنْہُ اَزْیَدُ

اگر حضرت یوسف سامنے ہوں تو آپ کا جمال ان پر فائق رہے خدا کی قسم اس محبوب کا جمال ان سے بہت زیادہ ہے۔

لَوْ کَانَ اِبْرَاهِیْمُ اُعْطِیَ رُشْدَہٗ بِاللّٰہِ ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْہُ اَرْشَدُ

اگر حضرت ابراہیم کو رشد و ہدایت دی گئی تھی تو خدا کی قسم یہ مولود اثر میں ان سے زیادہ ہے۔

اَوْ کَانَ قَدْ اُعْطِیَ الْمَسِیْحُ عِبَادَۃً فَمُحَمَّدٌ مِنْہُ اَجَلُّ وَ اَعْبَدُ

اگر حضرت عیسیٰ کو صفت عبادت سے نوازا گیا تو یہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ان سے بڑھ کر جلیل القدر اور عبادت گزار ہیں۔

هٰذَا الَّذِیْ خُلِعَتْ عَلَیْہِ مَلَابِسٌ وَنَفَائِسٌ فَنَظِیْرُہٗ لَا یُوْجَدُ

آپ کی وہ ذات ہے جسے پوشاک اور جنتی نفیس لباس خلعت میں دیگئی تو آپ کی نظیر محال ہے۔

جِبْرِیْلُ نَادٰی فِیْ مَنَصَّۃِ حُسْنِہٖ هٰذَا مَدِیْحُ الْکَوْنِ هٰذَا اَحْمَدُ

جبریل نے اپنے حسن گاہ سے ندا کی یہ کائنات کے ممدوح اور ان کا نام احمد ہے۔

یَا عَاشِقِیْنَ تَوَلَّعُوْا فِیْ حُبِّہٖ هٰذَا هُوَ الْحَسَنُ الْجَمِیْلُ الْمُفْرَدُ

اے عاشقو! انکی محبت میں وارفتہ و بیخود ہو جاؤ۔ کیونکہ یہی تو حسن و جمال میں یکتا اور سب بے مثل ہیں۔

سِیْرُوْا بِنَجْدٍ وَّاسْمَعُوْا الْحَادِیْ بِکُمْ ۔۔۔ یَحْدُوْ وَیُعْلِنُ بِالْلُّحُوْنِ وَیُنْشِدُ

نجد میں جا کر دیکھو اور اپنے حدی خوان کو سنو مختلف لحنوں میں حدی پڑھتے اور بآواز بلند گاتے ہیں۔

وَیَقُوْلُ یَاعُشَّاقَ هٰذَا الْمُصْطَفٰی ۔۔۔ وَیَقُوْلُ یَامُشْتَاقَ هٰذَا الْاَمْجَدُ

اور کہتے ہیں کہ اے برگزیدہ نبی کے عاشقو! اور کہتے ہیں کہ اے بلند رتبہ نبی کے مشتاقو۔

یَانَازِلِیْنَ الْمُنْحَنٰی فِیْ شَیْءِ عِکُمْ ۔۔۔ اِنَّ الْمُتَیَّمَ بِالْفِرَاقِ یُهَدَّدُ

اے منحنیٰ کے اترنے والو! تمہارے راستہ میں بندہ عشق کو بلاشبہ ڈرایا جاتا ہے

یَامَوْلِدَ الْمُخْتَارِ کَمْ لَكَ مِنْ ثَنَا ۔۔۔ وَمَدَائِحٍ تَعْلُوْ وَذِکْرٍ یُوْجَدُ

اے مولود مختار! آپ کی کتنی ہی توصیف، برتر تعریفیں اور ذکر جمیل موجود ہیں۔

لَمْ یَاتِیْ فِیْ اَوْلَادِ اٰدَمَ مِثْلُهٗ ۔۔۔ فِیْمَا مَضٰی هٰذَا حَدِیْثٌ مُّسْنَدٌ

زمانہ سابقہ میں اولادِ آدم میں آپ کا مثل نہیں پیدا ہوا یہ معتمد حدیث ہے۔

قَالَتْ مَلَائِکَةُ السَّمَآءِ بِاَسْرِهِمْ ۔۔۔ وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُهٗ لَا یُوْلَدُ

آسمان کے تمام فرشتوں نے ملکر کہا حبیب خدا پیدا ہوئے (جنکا مثل نہ پیدا ہوگا)

صَلُّوْا عَلَیْهِ بُکُوْرَةً وَّعَشِیَّةً ۔۔۔ اَلْفَ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ وَزِیْدُوْا

صبح و شام (ہمہ وقت) آپ پر درود پڑھو ہزار بار صلوٰۃ و سلام کیسا تھ بلکہ اس سے زیادہ پڑھو

(اللّٰھم صل وسلم و بارک علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وُلِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا عَلٰی یَدَیْهِ شَاخِصًا اِلَی السَّمَآءِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں پیدا ہوئے کہ آپ

بعينيه وقيل لما ولد خرّ على سجادة
القرب ونوره قد وصل الى
الحجب وخرقها ولم تجد آمنة
امنة الم الطلق ولا ما ارهقها
وان رؤساء الملئكة لما وضعته
امه رفعته الى السبع الطباق ونوره
قد ملأ الآفاق وقد توجها خالقها
بتاج الكرامة ومنطقها وجاءت
به مختونا مكحلا وشمس سعادة
قد ابدات تالقها ثم نظرت
اليه امنة فدهشت في جماله و
ابتهجت في رونق كماله وهو في
حلل البهاء والوقار ملفوف
والملائكة من حوله صفوف
صفوف وسمعت قائلا يقول طوفوا
به مشارق الارض ومغاربها و
على البحار كلها وعلى الوحوش في
فلواتها وعلى الجن في خلواتها
واعرضوه على كل روحاني ليعرفوه
باسمه وخلقته وطوفوا به على
موالد الانبياء ليعمهم آثار
بركته،

سے اپنے دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرتے، اپنی چشم
مبارک سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہیں
تھے ۔ مروی ہے کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی
قربِ الٰہی کے مصلّے پر سجدہ کیا اور آپ کا
نور حجابِ عظمت تک پہنچ کر اسے پھاڑ دیا
اور سیدہ آمنہ نے دردِ زہ کی شدت اصلا
محسوس نہ کی اور نہ ایسی بات معلوم ہوئی جو
خطرناک ہو، جب سیدہ آمنہ نے آپ کو تولد
کیا تو ملائکہ کے سرداروں نے آپ کو اٹھا کر ساتوں
آسمانوں پر لے گئے اور آپ کے نور سے
جہاں کا ہر گوشہ بھر گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ
کو تاجِ کرامت عطا فرما کر کمربستہ سعادت
فرمایا ۔ آپ ختنہ شدہ اور سرمہ لگائے ہوئے
دنیا میں تشریف لائے، اور آپ کے آفتابِ سعادت
نے اپنی تابانیاں ظاہر فرمائیں ۔ پھر جب
سیدہ آمنہ نے آپ پر نظر ڈالی تو وہ آپ کے
حسن و جمال پر متحیر ہو کر رہ گئیں، اور از حد مسرور
ہوئیں ۔ بلاشبہ آپ شوکت و وقار کی خلعتوں
میں لپٹے ہوئے تھے اور فرشتے آپ کے
گرداگرد صف بستہ کھڑے تھے ۔ سیدہ آمنہ
نے کسی کہنے والے کو کہتے سُنا کہ آپ کو روئے زمین
کے مشارق و مغارب، ہر بحر و بر، چرند پرند
اور جنات کی خلوتوں کا طواف کراؤ اور تمام روحانیات پر آپ کو پیش کرو تاکہ وہ آپ کی

پیدائش اور اسم گرامی کو پہچان سکیں اور تمام نبیوں کی ولادت گاہوں کا طواف کراؤ تاکہ وہ بھی آپ کی برکت سے فیضیاب ہوں۔

قَالَتْ اٰمِنَۃُ وَ سَمِعْتُ قَائِلًا یَقُوْلُ خُذُوْہُ عَنْ اَعْیُنِ النَّاسِ وَ اَعْطُوْہُ صَفْوَۃَ اٰدَمَ وَ مَعْرِفَۃَ شِیْثٍ وَّ رِقَّۃَ نُوْحٍ وَ خُلَّۃَ اِبْرَاھِیْمَ وَ اِسْتِسْلَامَ اِسْمٰعِیْلَ وَ صَبْرَ اَیُّوْبَ وَ شُکْرَ یَعْقُوْبَ وَ جَمَالَ یُوْسُفَ وَ صَوْتَ دَاؤُدَ وَ اَمْرَ سُلَیْمَانَ وَ حِکْمَۃَ لُقْمَانَ وَ قُوَّۃَ مُوْسٰی وَ زُھْدَ یَحْیٰی وَ بِشَارَۃَ عِیْسٰی وَ اغْمِسُوْہُ فِیْ اَخْلَاقِ النَّبِیِّیْنَ وَ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ ثُمَّ اُرْسِلَتْ اِلٰی جَدِّہٖ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَآءَ اِلَیْھَا وَ سَاَلَھَا عَنْ حَالِھَا وَ مَا لَدَیْھَا فَاَخْبَرَتْہُ بِاَسْرَارِ الْاَخْبَارِ وَ مَا شَاھَدَتْہُ مِنْ مُعْجِزَاتٍ صَاحِبِ الْاَنْوَارِ فَاَخَذَہٗ جَدُّہٗ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَ دَخَلَ مَعَہٗ بِالْکَعْبَۃِ وَ قَامَ عِنْدَھَا یَدْعُو اللّٰہَ وَ یَشْکُرُہٗ عَلٰی مَا اَعْطَاہُ وَ رُوِیَ اَنَّہٗ قَالَ یَوْمَئِذٍ شِعْرًا فِی النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ) ۔

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ آپ کو لوگوں کی نظروں سے چھپاؤ اور آپ کو سیدنا آدم کی صفوت، سیدنا شیث کی رفعت، سیدنا نوح کی رقت، سیدنا ابراہیم کی خلت، سیدنا اسمٰعیل کی انقیاد و اطاعت، سیدنا ایوب کا صبر و استقامت سیدنا یعقوب کا شکر، سیدنا یوسف کا حسن و جمال، سیدنا داؤد کی آواز، سیدنا سلیمان کی حکومت، سیدنا لقمان کی حکمت، سیدنا موسیٰ کی قوت، سیدنا یحییٰ کا زہد، سیدنا عیسیٰ (صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین) کی بشارت عطا کرو اور انبیاء و مرسلین کے اخلاق میں آپ کو ڈھانپ دو۔ پھر آپ کے دادا سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی جب وہ آئے تو حال دریافت کیا تو سیدہ آمنہ نے تمام احوال اور فرزند کے جو معجزات مشاہدے کیے تھے سب بیان کیے۔ پھر سیدنا عبدالمطلب آپ کو گود میں لے کر خانہ کعبہ لائے اور وہاں دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ کے اس عطیہ پر شکر کا اظہار کیا۔ مروی ہے کہ سیدنا

عبد المطلب نے اسی وقت فی البدیہہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ اشعار پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَعْطَانِي هٰذَا الْغُلَامَ الطَّيِّبَ الْاَرْدَانِ

ہر قسم کی حمد اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے مجھے یہ فرزند طیب و طاہر عطا فرمایا

قَدْ سَادَ فِي الْمَهْدِ عَلَى الْغِلْمَانِ اُعِيذُهُ بِالْبَيْتِ ذِي الْاَرْكَانِ

یہ گہوارہ ہی میں یہ تمام فرزندوں کا سردار ہے میں ارکان والے گھر خانہ کعبہ کی پناہ میں دیتا ہوں

حَتّٰى اَرَاهُ نَاطِقَ اللِّسَانِ اُعِيذُهُ مِنْ شَرِّ ذِي شَنَآنِ

جبتک کہ میں اسے زبان سے بولنے والا دیکھوں میں دشمن کے شر سے اسے پناہ میں دیتا ہوں

مِنْ حَاسِدٍ مُضْطَرِبِ الْعَيْنَانِ اَنْتَ الَّذِي سُمِّيتَ فِي الْقُرْآنِ

ہر حاسد اور بے چین آنکھوں والے سے تو ہی وہ ہے جس کا نام قرآن میں رکھا گیا

اَحْمَدُ مَكْتُوبٌ عَلَى الْجِنَانِ

جنت کے ہر در و دیوار پر ان کا نام احمد لکھا ہوا ہے

وَاَيْضًا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَمَا ذَرَاَ وَمَا بَرَاَ نَفْسًا اَكْرَمَ مِنْ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَا اَقْسَمَ سُبْحَانَهُ بِحَيَاةِ اَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَ لَعَمْرُكَ وَحَيَاتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَلَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِينَ اَنَّهُ وُلِدَ بِمَكَّةَ فِي اَيَّامِ كِسْرٰى نُوشِيرْوَانَ الْعَادِلِ الْمَعْرُوفِ وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوا فِي زَمَانِ وِلَادَتِهِ عَلَى ثَلَاثَةِ اَقْوَالٍ اَحَدُهَا اَنَّهُ وُلِدَ لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْاَوَّلِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالثَّانِي

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مکرم نہ کوئی مخلوق پیدا کی اور نہ ان سے بڑھ کر کسی کو وجود ملا اور نہ ان سے بہتر کوئی جان پیدا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے کسی مخلوق کی بجز آپ کے قسم نہ کھائی چنانچہ فرمایا قسم ہے اے محمد آپ کی بقا اور آپ کی حیات کی۔ اور اسمیں کسی عالم کا اختلاف نہیں ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مشہور فارس کے بادشاہ "نوشیرواں عادل" کے زمانہ میں پیدا ہوئے البتہ آپ کے زمانہ ولادت کے بارے میں

لِثَمَانٍ خَلَوْنَ مِنْهُ قَالَهُ عِكْرِمَةُ
وَالثَّالِثُ لِلَيْلَتَيْنِ خَلَتَا مِنْهُ قَالَهُ
عَطَاءٌ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ وَاَيْضاً
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ
قَالَ وُلِدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَعَرَجَ
بِالْمِعْرَاجِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَهَاجَرَ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَتُوُفِّيَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
طَابَتِ الْقُلُوْبُ غُفِرَتِ الذُّنُوْبُ
سُتِرَتِ الْعُيُوْبُ كُشِفَتِ الْكُرُوْبُ
بِلِقَاءِ الْمَحْبُوْبِ، طَابَتِ الْاَرْوَاحُ
عَاشَتِ الْاَشْبَاحُ زَالَتِ الْاَتْرَاحُ
تَوَالَتِ الْاَفْرَاحُ اَشْرَقَتِ الْبِطَاحُ
بِاَنْوَارِ سَيِّدِ الْمِلَاحِ،

تین مختلف قول ہیں۔ ایک یہ کہ آپ
بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے:
دوسرے یہ کہ آپ ۸ ربیع الاول کو
پیدا ہوئے یہ عکرمہ کا قول ہے اور تیسرے
یہ کہ آپ ربیع الاول کی تیسری رات میں
تولد ہوئے یہ عطا کا قول ہے۔ لیکن
پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ نیز سیدنا ابن
عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بھی دوشنبہ کو
ہے اور معراج بھی دوشنبہ کو اور ہجرت
بھی دوشنبہ کو اور دنیا سے رحلت بھی
دوشنبہ کو ہے دل مسرور ہوئے گناہ
بخشے گئے، عیوب چھپائے گئے، سختیاں
اٹھائی گئیں یہ سب صدقہ ہے دیدار حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا اور سید الملاح
صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار سے روحیں خوش ہوئیں، قلوب نے زندگی پائی، غم وفکر
جاتے رہے، فرحت وسرور اور سنگلاخ زمینیں نور سے جگمگا اٹھیں صلوات اللہ علیہ

ایام رضاعت کا بیان

رِضَاعُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قِیْلَ وَلَمَّا عُرِضَتِ الْمَرَاضِعُ عَلَی النَّبِیِّ السَّامِیْ وَالشَّرِیْفِ التِّہَامِیْ اَعْرَضَتْ عَنْہُ النِّسَاءُ اِلَّا مَنِ اخْتَارَہَا اللّٰہُ لِرِضَاعِہٖ وَرَفَقَہَا فَشَرِبَ سَوَاءَ السَّعَادَۃِ لِحَلِیْمَۃَ السَّعْدِیَّۃِ فَفَازَتْ بِالْقَصْدِ وَالْاُمْنِیَّۃِ لِاَنَّہَا مَانَرَتْ مُصَبَّاتِ الرَّہَاتِ وَاَخَذَتْ سَبْقَتَہَا جُعِلَ الْحِلْمُ فِیْ حَلِیْمَۃَ وَاللّٰہُ رَزَقَہَا قِیْلَ وَلَمَّا حَمَلَتْہُ عَلٰی اَتَانِہَا وَقَصَدَتِ الرَّحِیْلَ اِلٰی اَوْطَانِہَا وَالْجَمَالُ قَدْ طَوَّقَہَا کَانَتْ اِذَا مَرَّتْ بِہٖ عَلٰی وَادٍ یَابِسٍ اخْضَرَّتْ بِبَرَکَتِہٖ وَتَسْمَعُ الْاَحْجَارَ تَنْطِقُ بِسَلَامِہَا عَلَیْہِ وَالْاَشْجَارَ تَخِرُّ بِاَغْصَانِہَا اِلَیْہِ وَالْحَسَدُ قَدْ اَبْدَتْ غَیْظَہَا وَحَسَدَہَا وَلَمَّا وَصَلَتْ بِہِ الْمَنَازِلَ وَقَدْ حَمَلَ الشَّرَفَ لِلنَّازِلِ رَاَتِ الْاَرْضَ قَدْ لَبِسَتْ جَدِیْدَہَا وَخَلَعَتْ خَلَقَہَا

مروی ہے جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے والی عورتوں کے سامنے لایا گیا تو ان عورتوں نے (یتیم جانکر) اعراض کیا مگر اس عورت نے دودھ پلانے کے لیے قبول کر لیا جسے اللہ تعالےٰ نے اس کی توفیق بخشی چنانچہ یہ نیکبختی کا جھنڈا، حضرت سعدیہ حلیمہؓ کے نصیب میں آیا اور وہ اپنے مقاصد و تمنا کی تکمیل میں کامیاب ہوگئیں۔ اس لیے کہ انہوں نے اس سعادت کے حصول میں سبقت کی اور اسی بنا پر حلم سے حلیمہ ان کا نام ہوا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنا حلم دیا کہ مروی ہے جب انہوں نے حضور کو گود میں لے کر اپنی سواری (گوش دراز) پر سوار ہو کر وطن کیطرف کوچ کرنے کا قصد کیا اور قافلہ چلنے لگا تو جب بھی جس خشک وادی پر یہ قافلہ پہنچتا تو حضور کی برکت سے وہ سرسبز و شاداب ہو جاتا اور وہ حضور کو سلام کرنے کی آواز پتھروں سے سنتیں اور

وسمعت قائلاً يقول بشراك يا حليمة بمولود ساد جميع قبائل العرب ذو فرقها
ولم تزل في بركاته، قالت حليمة ولقد أخذته وما في ثديي ذو لبن و
لقد كن النساء يسررن إليّ وأولادهن حتى أرضعتهن إلى بعد ذلك ولقد
كن عندي شياه لا نجد فيهن ما نشربه ولا ما نعمله أن ما فوالله لقد
وضعت يده المباركة على الأغنام فحلبت ما كفانا لأربعين بيتاً في تلك
الليلة وكنت إذا أرضعته في المنزل أستغني به عن المصباح ولقد قالت
لي أم خولة السعدية أتوقدين النار في منزلك طول الليل فقلت لا
والله لا أوقد ناراً ولكنه نور محمد (صلى الله عليه وسلم) قالت
وكان لي من الأغنام سبعة فبقيت ببركته مائة ولقد حمل لي من الخير
حتى كان الصعاليك يعيشون في كنفي وحملت أغنامي الجميع فقالت نساء بني
سعد ما شأن حليمة فقد كثر خيرها وكثرت أغنامها ونحن لم تحمل لنا
شاة واحدة قالت حليمة فساق القوم أغنامهم عندي وقالوا أعودي
علينا من بركات محمد (صلى الله عليه وسلم) قالت فغسلت رجليه
في الحوض وسقيت فحملت الغنم جميعاً وكثر الخير على الجيران ببركة محمد
(صلى الله عليه وسلم) وكان إذا انتبه في الليل بطلب الرضاع ينزل القمر
وشاغله ويقول سبحان الله والحمد لله فيقول النبي ولا إله إلا الله والله
أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم قالت وكنت معه في
سرور عظيم ما غسلت له بولاً قط إلا طهارة ونظافة ولقد كنت أسأل
الله تعالى به الحوائج فتقضى قالت حليمة ثم إنه خرج يوماً من الأيام
مع ولدي ضمرة لرعي الأغنام قالت فبينما أنا كذلك وإذا بولدي ضمرة
يقول يا أماه رأت أخي محمداً إن الحجازي إذا وقع بقدميه في الوادي
اليابس اخضر بوقته وساعته وإذا أنا مر في الشمس يأتيه غمامة
تظلله ويأتيه الوحش فيقبل أقدامه وإذا مشى على الرمل لا

Marfat.com

درختوں کی ٹہنیاں آپ کی طرف جھک کر سلام کرتیں اور حاسدین نے اس پر اپنے بغض وحسد کا اظہار کیا۔ پھر جب وہ اپنی آبادی میں پہنچیں اور اپنے گھر داخل ہوئیں تو زمین کو دیکھا کہ اس نے اپنا نیا لباس پہن لیا ہے اور پرانا لباس اتار دیا ہے یعنی زمین سرسبز وشاداب ہوگئی ہے حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور کو لیا تھا اسوقت میری چھاتیوں میں بہت کم مقدار میں دودھ تھا لیکن اس کے بعد دودھ کی اتنی فراوانی ہوگئی کہ دوسری عورتیں اپنے بچوں کو لیکر میرے پاس آتیں میں انکو بھی دودھ پلا دیتی تھی۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں تھیں مگر ان میں اتنا دودھ نہ تھا جسے ہم پی سکیں، یا مکھن اور پنیر وغیرہ بنا سکیں، لیکن خدا کی قسم میں نے جس دن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک ان کے تھنوں کو چھوا اُس رات سے ان میں اتنا دودھ میں درہنے لگی کہ چالیس گھروں کے لیے کفایت کرتا تھا اور جب میں حضور کو دُودھ پلاتی تھی تو گھر میں چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی، چنانچہ ایک دن مجھے اُم خولہ سعدیہ نے کہا بھی کیا تم اپنے گھر میں رات بھر آگ روشن رکھتی ہو؟ میں نے کہا بخدا میں آگ تو روشن نہیں رکھتی لیکن یہ نور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ حضرت حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس صرف سات بکریاں تھیں۔ جو آپ کی برکت سے بڑھ کر سینکڑوں تک ہوگئیں، اور مجھے اتنی خیر وبرکت حاصل ہوئی کہ غریب لوگ میرے یہاں زندگی گزارنے لگے جب میری تمام بکریاں گابھن ہوئیں تو میرے قبیلے کی عورتیں تعجب سے کہنے لگیں کہ حلیمہ کی عجیب شان ہے کہ انکے یہاں خیر وبرکت کی اتنی فراوانی ہے کہ ان کی تمام بکریاں گابھن ہوگئیں اور ہماری ایک بکری بھی گابھن نہ ہوئی، حضرت حلیمہ فرماتی ہیں قبیلہ کے لوگ اپنی بکریوں کو میرے پاس لائے اور کہنے لگے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کا کچھ حصہ ہمیں بھی عنایت فرمائیے۔ وہ فرماتی ہیں میں نے حضور کے قدمہائے مبارک کو پانی کے ایک حوض میں دھویا اور وہ پانی اُن کی بکریوں کو پلا دیا۔ چنانچہ سب کی سب وہ بکریاں گابھن ہوگئیں اور ہمسایوں میں بھی خیر وبرکت حضور کے طفیل بڑھ گئی۔

Marfat.com

أَثَرٌ لَهُ بَيِّنٌ وَإِذَا مَشَى عَلَى الصَّخْرِ يَغُوْصُ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ كَالْعَجِيْنِ قَالَتْ حَلِيْمَةُ
يَا وَلَدِيْ تَوَهَّمْ بِأَخِيْكَ خَيْرًا وَلَا تُعْلِمْ أَحَدًا بِمَا ذَكَرْتَهُ قَالَتْ حَلِيْمَةُ
ثُمَّ إِنَّهُمَا خَرَجَا عَلَى عَادَتِهِمَا فَبَيْنَمَا أَنَا كَذٰلِكَ وَإِذَا بِوَلَدِيْ ضَمْرَةُ قَدْ أَتَى
صَارِخًا وَيَقُوْلُ يَا أُمَّاهُ يَا أَبَتَاهُ أَدْرِكَا أَخِيْ مُحَمَّدًا الْحِجَازِيَّ فَقَدْ أُصِيْبَ
فَمَا أَظُنُّكُمَا تُدْرِكَانِهِ إِلَّا مَقْتُوْلًا قَالَتْ حَلِيْمَةُ فَانْتَهَيْنَا فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ مُنْتَقِعُ
اللَّوْنِ عَلَى ذُرْوَةِ جَبَلٍ سَالِمًا مِنَ الْأَهْوَالِ فَضَمَمْتُهُ إِلَى صَدْرِيْ وَ
قَبَّلْتُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ يَا حَبِيْبِيْ مَا الَّذِيْ أَصَابَكَ قَالَ خَيْرٌ يَا
أُمَّاهُ بَيْنَمَا نَحْنُ وُقُوْفٌ إِذْ أَقْبَلَ عَلَيْنَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ
الْقَمَرُ وَفِيْ يَدِ أَحَدِهِمْ إِبْرِيْقٌ مِنَ الْجَوْهَرِ مَلْآنُ مِنَ الثَّلْجِ
الْمُذَابِ بِمَاءِ الْكَوْثَرِ وَفِيْ يَدِ الْآخَرِ مِنْدِيْلٌ مِنَ السُّنْدُسِ الْأَخْضَرِ
فَاحْتَمَلُوْنِيْ وَصَعِدُوْا بِيْ هٰذَا الْجَبَلَ فَأَضْجَعُوْنِيْ عَلَى الْأَرْضِ لَطِيْفًا
وَشَقُّوْا بَطْنِيْ شَقًّا خَفِيْفًا ثُمَّ أَخْرَجُوْا قَلْبِيْ وَشَقُّوْهُ فَلَمْ أَجِدْ
لِذٰلِكَ أَلَمًا ثُمَّ أَخْرَجُوْا مِنْهُ عَلَقَةً سَوْدَاءَ فَرَمَوْا بِهَا وَقَالُوْا
هٰذِهِ حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ فَمَا بَقِيَ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْكَ سَبِيْلٌ ثُمَّ غَسَلُوْا
قَلْبِيْ وَحَشَوْهُ طِيْبًا وَقَالَ لَهُ رَفِيْقُهُ امْلَأْهُ كَمَا أُمِرْتَ بِالْحِلْمِ وَالْعِلْمِ
وَالرِّضْوَانِ ثُمَّ رَدُّوْهُ إِلَى مَكَانِهِ فَالْتَأَمَ شَقِّيْ وَصَدْرِيْ كَمَا كَانَ
فَقُمْتُ صَحِيْحًا سَالِمًا بِقُدْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَتْ حَلِيْمَةُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
حَبَاكَ وَعَافَاكَ ثُمَّ أَخَذْتُ مُحَمَّدًا وَقَبَّلْتُهُ وَضَمَمْتُهُ إِلَى صَدْرِيْ
وَجِئْتُ بِهِ إِلَى جَدِّهِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَسَلَّمْتُهُ إِلَيْهِ وَخَرَجْتُ مِنْ
ضَمَانِ كَفَالَتِهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وہ بیان کرتی ہیں کہ حضور جب دودھ کی تواہش میں رات میں بیدار ہوتے
تو چاند اتر کر آپ کو بہلاتا اور عرض کرتا "سبحان اللہ والحمد للہ" اور نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم اس پر اتنا اور اضافہ میں کہتے "ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر"

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" وہ فرماتی ہیں میں حضورِ اکرم کی معیت میں بڑی خوش وخرم رہتی تھی۔ فرماتی ہیں میں نے کبھی آپ کے پیشاب کو دھویا مگر صرف نظافت و پاکیزگی کے خیال سے اور آپ کے توسل سے میں جو حاجت خدا سے مانگتی وہ ضرور پوری ہو جاتی تھی۔ بیان کرتی ہیں کہ جب بھی آپ میرے لڑکے ضمرہ کیساتھ بکریاں چرانے کے لیے تشریف لیجاتے تو واپسی پر میرے لڑکے مجھے کہتے اے ماں! میرے بھائی محمد حجازی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب کسی خشک وادی میں قدم رکھتے تو وہ وادی اسی وقت سرسبز ہو جاتی اور جب آپ دھوپ میں آرام فرماتے تو ایک بادل کا ٹکڑا آکر سایہ کر دیتا اور جنگلی جانور آکر آپ کے قدموں کو بوسہ دیتے اور جب آپ ریت پر چلتے۔ تو آپ کا نشانِ قدم ظاہر نہ ہوتا اور جب آپ پتھر پر چلتے تو پتھر (موم کی مانند بنکر) آپ کے نشانِ قدم کو لے لیتا۔ جسطرح خمیری آٹے میں نشان پڑتا ہے حلیمہ نے جواب دیا کہ اے بیٹے! یہ تیرے بھائی صاحب خیر و برکت ہیں۔ جو کچھ تو نے دیکھا اور بیان کیا ہے اس کی کسی کو خبر نہ کرنا پھر آپ روزانہ اسیطرح میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ جانے لگے۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن عادت کے مطابق دونوں گئے اور میں گھر میں ہی رہی تو اچانک میرا لڑکا چیختا چلّاتا آیا اور کہنے لگا اے اماں اور اے ابا میرے حجازی بھائی کی مدد کو پہنچیے وہ مبتلائے مصیبت ہو گئے ہیں اور میں خیال نہیں کرتا کہ تم لوگ ان سے زندہ ملو بھی یا نہیں کیونکہ غالباً وہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ہم فوراً دوڑتے بھاگتے پہنچے دیکھا کہ آپ بے فکر ہر طرح محفوظ پہاڑ کے ایک ٹیلہ پر کھڑے ہیں اور آپ کا رنگ متغیر ہے۔ میں نے آپ کو اپنے سینہ سے چمٹا لیا اور آپ کی آنکھوں کا بوسہ لیا پھر میں نے پوچھا اے میرے حبیب آپ کو کیا مصیبت پہنچی تھی فرمایا اے ماں! خیر ہے۔ ہم کھڑے تھے کہ اچانک تین شخص نمودار ہوئے جن

Marfat.com

کے چہرے چاند کی مانند منور تھے ایک شخص کے ہاتھ میں جواہرات کا آفتابہ جو آب کوثر سے پگھلائے ہوئے برف کے پانی سے بھرا ہوا تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں سبز حریر کا رومال تھا وہ مجھے اٹھا کر اس پہاڑ پر لائے اور آہستگی زمین پر لٹا کر میرے سینہ کو خفیف چاک کیا جسکی مجھے ذرہ بھر درد تکلیف محسوس نہ ہوئی ۔ پھر سینہ سے سیاہ گوشت کا لوتھڑا نکال کر پھینک دیا اور کہنے لگے یہ شیطان کا اندرونی حصہ ہے اب تم پر شیطان کا کوئی تسلط باقی نہیں رہا ۔ پھر میرے دل کو اسی پانی سے غسل دیا اور ایک نے رومال سے خشک کر کے اسے خوشبو سے معطر کیا اور اس کے ہمراہی نے کہا کہ حکم الٰہی کے مطابق اسمیں حلم، علم اور رضائے الٰہی سے بھر دو، پھر اسے اپنی جگہ رکھ دیا اور میرا سینہ برابر ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا ۔ اب میں قدرت الٰہی سے صحیح سالم کھڑا ہوں اس پر حلیمہ سعدیہ نے کہا اس اللہ کی حمد، جس نے آپ کو زندہ رکھا اور صحت عطا فرمائی ۔ پھر میں نے ان کو پکڑا بوسہ دیا اور اپنے سینہ سے لگایا اور انہیں ان کے دادا سیدنا عبدالمطلب کے حضور لے کر آگئی اور ان کے سپرد کر دیا ۔ اور میں اپنی ذمہ داری اور کفالت سے بری الذمہ ہو گئی والحمد للہ رب العلمین ۔

وَ قَدْ بُسِطَ الْكَلَامُ فِيْ تَرْغِيْبِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَا زَالَ أَهْلُ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ وَ الْمِصْرِ وَ الْيَمَنِ وَ الشَّامِ وَ سَائِرِ بِلَادِ الْعَرَبِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ يَحْتَفِلُوْنَ بِمَجْلِسِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ يَفْرَحُوْنَ بِقُدُوْمِ هِلَالِ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ وَ يَغْتَسِلُوْنَ وَ يَلْبَسُوْنَ بِالثِّيَابِ الْفَاخِرَةِ وَ يَتَزَيَّنُوْنَ

میلاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ترغیب میں کلام کو بہت کچھ طول دیا گیا ہے اور یہ عمل حسن ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ مصر و یمن و شام تمام بلاد عرب اور مشرق و مغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور میلاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں ۔ اور ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی

بِاَنْوَاعِ الزِّيْنَةِ وَ يَتَطَيَّبُوْنَ وَ يَكْتَحِلُوْنَ وَ يَاْتُوْنَ بِالسُّرُوْرِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ وَ يَبْذِلُوْنَ عَلَى النَّاسِ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ مِنَ الْمَضْرُوْبِ وَ الْاَجْنَاسِ وَ يَهْتَمُّوْنَ اهْتِمَامًا بَلِيْغًا عَلَى السَّمَاعِ وَ الْقِرَاءَةِ لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ يَنَالُوْنَ بِذٰلِكَ اَجْرًا جَزِيْلًا وَ فَوْزًا عَظِيْمًا وَ مِمَّا جُرِّبَ عَنْ ذٰلِكَ اَنَّهُ وُجِدَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ كَثْرَةُ الْخَيْرِ وَ الْبَرَكَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَ الْعَافِيَةِ وَ سَعَةِ الرِّزْقِ وَ ازْدِيَادِ الْمَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ الْاَحْفَادِ وَ دَوَامِ الْاَمْنِ وَ الْاَمَانِ فِي الْبِلَادِ وَ الْاَمْصَارِ وَ السُّكُوْنِ وَ الْقَرَارِ فِي الْبُيُوْتِ وَ الدَّارِ بِبَرَكَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ عمدہ لباس پہنتے، زیب و زینت اور آراستگی کرتے، عطر و گلاب چھڑکتے سرمہ لگاتے اور ان دنوں خوب خوشی مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہوتا ہے نقد و جنس وغیرہ ہیں سے خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں اور میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر بہت زیادہ تزک و اہتمام کرتے ہیں اور اس اظہار مسرت و خوشی کی بدولت خوب اجر و ثواب اور خیر و برکت حاصل کرتے ہیں۔ محفل میلاد مبارک کے تجربات میں سے تجربہ شدہ یہ بات ہے کہ جس سال یہ محفل پاک منعقد کیجاتی ہے اس سال میں خوب خیر و برکت سلامتی و عافیت، کشادگی رزق، مال و دولت، اولاد اور پوتوں نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے اور آبادی و شہروں میں امن و امان اور سلامتی اور گھروں میں سکون و قرار، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔

وَ قَدْ حُكِيَ اَنَّهُ كَانَ رَجُلٌ بِبَغْدَادَ وَ كَانَ يَصْنَعُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَوْلِدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ) وَ فِيْ جِيْرَانِهِ يَهُوْدِيَّةٌ مُنْكِرَةٌ مُتَعَصِّبَةٌ فَقَالَتْ مُتَعَجِّبَةً لِزَوْجِهَا مَا بَالُ جَارِنَا الْمُسْلِمِ

ایک روایت مشہور ہے کہ بغداد میں ایک شخص تھا جو ہر سال میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل کرتا تھا۔ اور اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت انتہائی بد اور متعصب بھی رہتی تھی اس

Marfat.com

يَبْذُلُ مَالًا جَزِيلًا وَيُنْفِقُ أَمْوَالًا كَثِيرَةً وَيَتَصَدَّقُ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَ
الْمَسَاكِينِ وَيُطْعِمُ بِأَنْوَاعِ الطَّعَامِ فِي مِثْلِ هٰذَا الشَّهْرِ فَمَا حَالُهُ؟ فَقَالَ لَهَا
زَوْجُهَا الْعِلَّةُ، يَزْعُمُونَ أَنَّ لَهُ نَبِيًّا وُلِدَ فِي هٰذَا الشَّهْرِ فَيَصْنَعُ مَوْلِدَهُ وَ
يَكُونُ بِذٰلِكَ عِنْدَهُ فَرْحَةٌ وَسُرُورٌ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَ
نْكَرَتِ الْيَهُودِيَّةُ فِي ذٰلِكَ وَأَقْبَلَ عَلَيْهَا اللَّيْلُ فَنَامَتِ الْيَهُودِيَّةُ
فَإِذَا بِرَجُلٍ كَثِيرِ الْأَنْوَارِ وَحَوْلَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ فَرَأَتْ وَتَعَجَّبَتْ
وَسَأَلَتْ مِنْ أَصْحَابِهٖ مَنْ هٰذَا الَّذِي أَرَاهُ أَعَزَّ وَأَكْرَمَ فِيكُمْ فَقَالُوا
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ هَلْ إِذَا كَلَّمْتُهُ
يُكَلِّمُنِي هُوَ قَالُوا نَعَمْ فَقَصَدَتْ إِلَيْهِ وَتَقَدَّمَتْ وَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ
وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهَا لَبَّيْكِ يَا أَمَةَ اللّٰهِ فَبَكَتِ الْيَهُودِيَّةُ وَقَالَتْ
كَيْفَ تُجِيبُنِي وَكَيْفَ تَقُولُ لِي لَبَّيْكِ وَأَنَا عَلٰى غَيْرِ دِينِكَ فَقَالَ
لَهَا مَا أَجَبْتُ إِلَّا عَلِمْتُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ هَدَاكِ ثُمَّ قَالَتْ مُدَّ يَدَيْكَ فَإِنِّي
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَانْتَبَهَتْ مِنَ النَّوْمِ
وَاسْتَيْقَظَتْ وَهِيَ فَرِحَةٌ مَسْرُورَةٌ مِنْ هٰذَا الْمَنَامِ الَّتِي حَيْثُ رَأَتْ
فِيهَا سَيِّدَ الْأَنَامِ وَمَعَهَا هِدَايَتُ اللّٰهِ فِي رُؤْيَا بِهَا رَأَتْ أَصْبَحْتُ فَأَتَصَدَّقُ
لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمِيعِ مَا أَمْلِكُ مِنْ مَالِي وَأَصْنَعُ
مَوْلِدَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَتْ وَأَرَادَتْ أَنْ تُؤَدِّيَ بِمَا عَاهَدَتْ فَرَأَتْ
زَوْجَهَا كَانَ فَرِحًا مُبَشِّرًا وَعَازِمًا عَلٰى بَذْلِ مَالِهٖ فَقَالَتْ لِزَوْجِهَا مَا لِي
أَرَاكَ فِي هِمَّةٍ صَالِحَةٍ الْآنَ هٰذَا فَقَالَ لَهَا زَوْجُهَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي
أَسْلَمْتِ عَلٰى يَدَيْهِ الْبَارِحَةَ فَقَالَتْ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَنْ أَطْلَعَكَ عَلٰى هٰذَا
السِّرِّ الْمَكْنُونِ فَقَالَ هُوَ الَّذِي أَسْلَمْتُ بَعْدَكِ عَلٰى يَدَيْهِ فَقَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي جَمَعَنِي وَإِيَّاكَ عَلٰى دِينِ الْإِسْلَامِ وَأَنْقَذَنِي وَإِيَّاكَ مِنَ الشِّرْكِ
اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي وَإِيَّاكَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

Marfat.com

نے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے مسلمان پڑوسی کو کیا ہو گیا ہے جو وہ ہمیشہ اس مہینہ میں بہت بڑی دولت اور اپنا مال و زر فقیروں اور مسکینوں پر خرچ کیا کرتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کر کے کھلاتا ہے۔ تو اس عورت سے اس کے شوہر نے کہا غالباً یہ مسلمان یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کے نبی اس مہینہ میں پیدا ہوئے ہیں تو یہ ان کی پیدائش کی خوشی میں یہ سب کچھ کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس سے اس کے نبی اس کے نزدیک مسرور اور خوش ہوتے ہیں۔ لیکن یہودی عورت نے اس کا انکار کیا۔ جب یہودی عورت پر رات آئی اور وہ سو گئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اچانک بہت ہی نورانی شخص تشریف لائے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے صحابہ کی بہت بڑی جماعت ہے اس نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور ان کے کسی صحابی سے پوچھا یہ کون شخص ہیں۔ جنہیں میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت و بزرگ دیکھ رہی ہوں انہوں نے فرمایا، یہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ تو اس نے کہا کیا مجھے یہ بات کہیں گے اگر میں ان سے کچھ کہوں تو؟ صحابہ نے فرمایا ہاں! تو اس نے حضور کیطرف بڑھنے کا قصد کیا اور سامنے آکر سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا اے اللہ کی بندی لبیک (میں موجود ہوں) اس پر یہودیہ عورت رونے لگی اور کہنے لگی آپ مجھے کیوں جواب دیتے ہیں اور کیوں لبیک فرماتے ہیں حالانکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں اس پر حضور نے فرمایا میں نے تجھے جواب دیا ہے جبکہ میں نے جان لیا ہے کہ اللہ تجھے ہدایت فرمانے والا ہے پھر اس عورت نے عرض کیا کہ اپنا دستِ مبارک دراز فرمائے اب میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ آپ محمد اللہ کے رسول ہیں پھر اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ اپنے اس خواب سے از حد مسرور و خوش تھی کہ اس نے سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کی اور چونکہ اس نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر میں نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر اپنا تمام مال وزر صدقہ کر دوں گی اور آپ کی محفل میلاد منعقد کروں گی ۔ پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا ارادہ کیا تو اسوقت اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت ہشاش بشاش ہے اور اپنا تمام مال وزر قربان کرنے پر آمادہ ہے اسوقت اس نے اپنے شوہر سے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے میں راغب دیکھ رہی ہوں یہ کس کے لیے ہے اس نے اپنی بی بی کہا یہ تصدق اس ذات کے لیے ہے جس کے دستِ مبارک پر تم آج رات اسلام لا چکی ہو ۔ اس عورت نے کہا اللہ تم پر رحم کرے تمہیں کس نے اس میری باطنی حالت پر مطلع کر دیا ۔ اس نے کہا اس ذاتِ کریم نے جس کے دستِ اقدس پر تمہارے بعد میں اسلام لایا ۔ اس عورت نے کہا اللہ ہی سزاوار حمد ہے جس نے مجھے اور تمہیں دین اسلام پر جمع فرمایا اور ہم دونوں کو شرک و گمراہی سے نجات دیکر دونوں کو اُمت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں گردانا والحمد للہ رب العالمین ۔

دُعائے خاتمہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا قَدْ حَضَرْنَا قِرَآءَۃَ مَوْلِدِ نَبِیِّکَ الْکَرِیْمِ فَاقِضْ عَلَیْنَا بِبَرَکَتِہٖ خِلَعَ الْقَبُوْلِ وَالتَّکْرِیْمِ وَاَسْکِنَّا بِحُرْمَتِہٖ فِیْ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْعَطَشِ الْاَکْبَرِ وَالْھَوْلِ الْعَظِیْمِ وَمَتِّعْنَا فِی الْاٰخِرَۃِ بِالنَّظْرِ اِلٰی لِقَآءِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ

اے بار الٰہ! ہم نے تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد مبارک کو پڑھا ہے تو ہم پر اس کی برکت سے قبولیت و اکرام کی خلعت سے سرفراز فرما اور آپ نے حبیب کے طفیل جنات نعیم میں ہمارا مسکن بنا اور ہمیں اس دن جبکہ بہت بڑی پیاس ہو گی اور شدید خوف لاحق ہو گا اپنے نبی کے حوض سے سیراب فرما اور ہمیں آخرت میں اپنے

المجتبى و ابنك المقتدى و بآله
و اهل بيته اهل الصدق و الصفا
و الحيا و اصحابه اهل الفضل و
الجود و الوفا كن اللهم لنا معينا
و حاميا و شفيعا و بوئنا رب
الجنة نعيما و حورا و غرفا وارزقنا
ببركته قبولا و عزا و شرفا
اللهم انا نتوسل اليك بنبيك
الحبيب المختار و آله الابرار و
اصحابه الاخيار ان تكفر عنا
الذنوب و الاثقال و الاوزار و
احرسنا من جميع المخاوف و المهالك
و الاخطار و تقبل منا ما قدمناه
من يسير اعمالنا في السر و الاجهار
و ارحمنا برحمتك يا عفو يا كريم
يا غفار و اغفر اللهم لنا و لوا
لدينا و لمشائخنا و لمعلمينا و لمن
كان سببا لهذا الجمع العظيم و
لعبادك الحاضرين و الغائبين و
لجميع المؤمنين و المؤمنات الاحياء
منهم و الاموات انك مجيب الدعوات
و قاضي الحاجات يا من يقبل
التوبة عن عباده و يعفو عن

وجہ کریم کے دیدار سے بہرہ ور فرما۔
اے اللہ! تیرے نبی مصطفٰے اور رسول
مجتبٰی اور ابن مقتدی اور ان کی آل پاک
اہل بیت اطہار، اہل صدق و صفا صاحب
حیا اور انکے وہ تمام اصحاب جو صاحب
فضل و جود و وفا ہیں کے صدقہ میں ہم
تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ اے اللہ تو
ہمارا مددگار و حامی اور حاجت روا ہے
اور ہمیں باغ جنت نصیب فرما کر وہاں
کے حور و قصور رحمت فرما۔ اور
حضور کی برکت سے قبول و عزت اور
شرف عطا فرما۔ اے اللہ! ہم تیرے
صاحب اختیار نبی اور ان کی نیکوکار
اولاد اور ان کے پسندیدہ اصحاب
کو وسیلہ بنا کر تیرے حضور پیش کرتے
ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں
کو معاف فرما اور ہماری معاصی و خطاؤں
کے بوجھ کو بخش دے اور ہمیں ہر خوف و
خطر اور ہلاکت کی جگہ سے محفوظ رکھ۔
اور جو کچھ ہم نے پیش کیا ہے خواہ
ہمارے اعمال ظاہرہ و باطنہ کتنے ہی
حقیر و قلیل کیوں نہ ہوں قبول فرما! اور
اپنی رحمت و غفران سے ہم پر رحم فرما

السَّیِّئَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

اے معاف کرنے والے اے کرم فرمانے والے اے بخشنے والے معاف فرما! اے اللہ ہمیں اور ہمارے والدین و مشائخ واساتذہ اور ہر وہ شخص جو اس اجتماعِ عظیم الشان میں شریک وسبب ہوا ور تیرے ہر حاضر و غائب بندے اور تمام مومن مرد و عورت اور تمام مسلمان مرد و عورت خواہ وہ زندہ ہوں یا مر گئے ہوں سب کو بخشدے۔ بیشک تو ہی دعاؤں کو قبول فرمانے والا قاضی الحاجات ہے۔ اے وہ ذات جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے (مترجم اور اس کے والدین اساتذہ اور مشائخ پر) کرم فرما۔ سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین۔

بمنہ وکرمہ تعالیٰ جل شانہ اس میلاد مبارک کا ترجمہ آج مورخہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۷ اپریل ۱۹۶۵ء کو مکمل ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اسے قبول فرما کر توشۂ آخرت بنا۔ آمین

فقیر غلام معین الدین نعیمی غفرلہ

میلاد شریف
مترجم
غلام معین الدین

۷۸۶

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

بر ذکر ولادت باسعادت سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات

المسمّٰی بہ

بیان المیلاد النبوی

للمحدث ابن الجوزی

یعنی از تصنیف

علامہ ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی محدث :- المتولد سنہ ۵۱۰ المتوفی سنہ ۵۹۷ھ

مترجمہ

فاضل جلیل علامہ مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی (کاکاخیل)

ناشر

ادارہ نعیمیہ رضویہ سواد اعظم موچی گیٹ لال کھوہ لاہور

مطبوعہ تعیمی پرنٹنگ پریس

قیمت آٹھ آنے